Pamphlet on the Horse. In verse.

13. Faras-nāma-i-Rangīn, by Rangīn, Saʿādat Yār Khān of Dehli, d. 1835. Versified tract on horses (Sprenger, 168, 280). Cawnpore, 1886. pp. 24.

Note by W. Ivanow

As. Soc. Bengal, 1927.

DR. CASEY WOOD,
AUTHOR'S CLUB,
2, WHITEHALL COURT,
LONDON. ENGLAND.

See Col. Phillott's translation

For the Blacker Library –

ANNOTATED. W.

10

PRESENTED TO THE LIBRARY
BY
COL. CASEY A. WOOD, M.D., LL.D.

McGILL UNIVERSITY LIBRARY

ACC. NO. REC'D

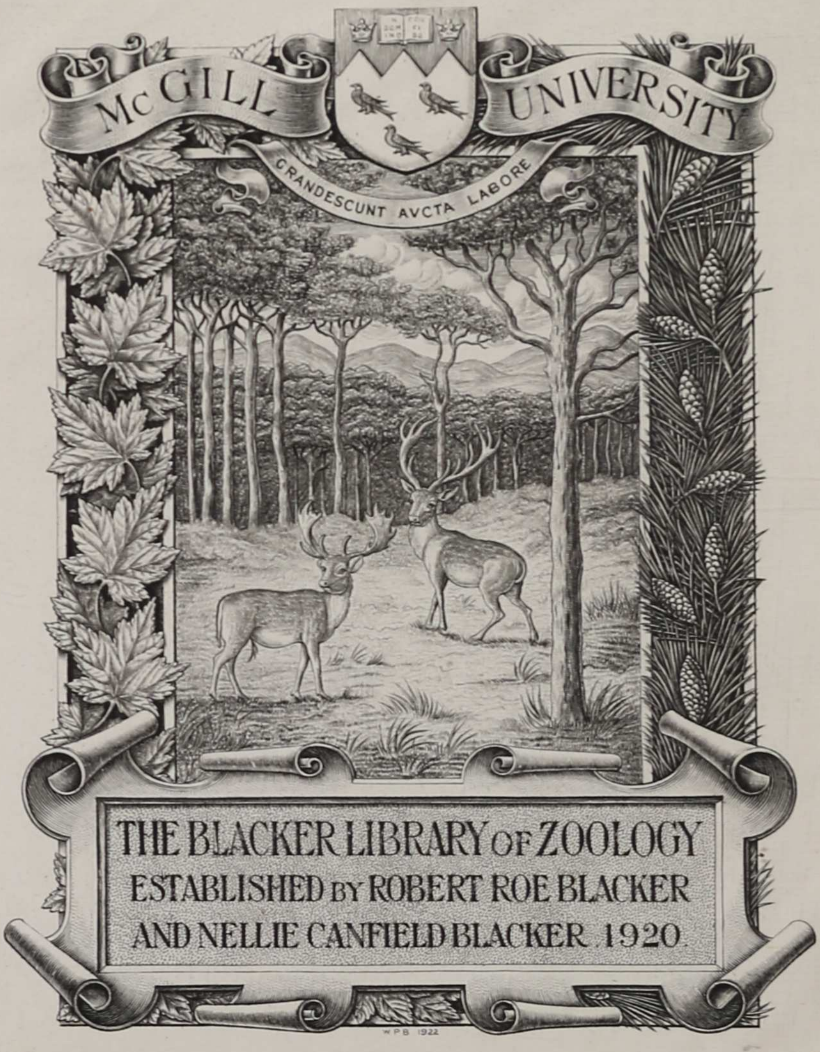

4115188

Zp13

بعون صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان

جنگ نامہ رنگین

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ حسن انطباع مطبوع ہوا

بسم الله الرحمن الرحیم

خدا کی راه کا وادی نه کم هو
روان تا حشر مین اگر قلم هو
کهان قدرت قلم نے اتنی پائی
که یه اوسکی کرے صنعت نمائی
سب اوس وادی مین آکے تهکا گئے هین
فرس کو فهم کے ڈپٹا گئے هین
بهت سی سب نے اسمین خاک چهانی
ولے کچه اوسکی ماهیت نجانی
مری کب حمد کے قابل زبان هے
یه خود کیا هے اور اسکا کیا بیان هے
کوئی هر چند وهان اپنا لگاوے
نپاوے کنه کو اوسکی نپاوے
سمجه یان فهم کا پهلتا نهین هے
یهان کچه عقل کا چلتا نهین هے
بهلا هو هوش کی کیونکر رسائی
که هر یان بندگی اور وان خدائی
یهان جو کچه کیا هے اوسنے پیدا
کیا هے کب کسی پر سب هویدا
مگر جسکو محمد کرکے بولا
کچه اپنا اس هی پر احوال کهولا

در نعت سرور کائنات صلی الله علیه وسلم

لکهون نعت اوسکی مین کس طرح ساری
براق ادنی تها جسکی اک سواری
بڑا هی عرش سے بهی اونکا پایا
که سب کچه جنکی خاطر هے بنایا
بظاهر گرچه وه امی تهے لیکن
بهرا تها علم سے کل اونکا باطن
وه باتین اونکی تهین نزدیک آسان
که جنکو کرسکے مطلق نه انسان
بیان اونکی کرین کیا هم سے اوقات
یه الفت اونکو تهی هم سے که دن رات
جناب کبریا مین کرکے زاری
طلب کرتے تهے آمرزش هماری
اگر حامی نهوتے ایسے کامل
تو بیشک همکو پڑتی سخت مشکل
نبی کتنے گئے اس غم سے روتے
که هم کاش اونکی هم امت مین هوتے
غرض یون هی هوئی سب اونکی رغبت
بر آوی گی مگر عیسے کی حسرت
سراهین اپنی هم قسمت کو نگین
که امت مین هین هم اونکی بے کین
بس اب یون هی چاهتی هیگی مری فکر
که اصحابون کا اونکی مین کرون ذکر

در مدحت چار یار و منقبت صاحب ذوالفقار دلدل سوار رضی الله عنهم

وه چارون یار پیغمبر کے اس طرح
بعینه تجسے مین کهتا هون جس طرح
پیمبر جان تهے اور آپ سبکی لاریب
وه عنصر چار تهے هر چار بے عیب

بری تھی بغض سے اور وہ حسد سے / کہے جو چاہے کوئی اونکو کد سے
خصوصاً وہ نہین نبی کا تھا جو بھائی / کہون کس منہ سے مین اوسکی بڑائی
کہون صفت اونکا جو کچھ ہے وہ تھوڑا / کہ دلدل جنکے تھا چڑھنے کا گھوڑا
نہین پاتا ہون مین اتنا زبان کو / اور اوس اپنی زبان کے مین بیان کو
کہ یہ اوسکا کرے کچھ وصف تحریر / بھلا یہ کیا ہے اور کیا اسکی تقریر
بیان اوسکا خدا ہی سے ہوا ہے / دیا کچھ مصطفی ہی سے ہوا ہے
غرض جب ہو چکے سارے پیمبر / ہوئی تب خلق مین پیاری پیمبر
سب اصحاب اونکے نیچے یون ہے بیشک / علی کو جان لکھ اور کر نہ بک بک
کوئی اس بات کو سمجھے کسی طرح / سمجھ ہمنے لیا اوسکو اسی طرح
نبوت جو ہوئی آخر نبی پر / خلافت ختم ہے دو مین علی پر
بس آگے تو زبان مت کھول رنگین / یہی جا ہے ادب مت بول رنگین

مناجات بجناب قاضی الحاجات

دیا ہے تو نے یا رب مجھکو سب کچھ / طلب کرتا نہین مین تجھ سے اب کچھ
مگر اک آرزو میری بڑی ہے / کہ مشکل سخت وہ مجھپر پڑی ہے
سوا اسکے نہین اب اور یارا / کہ عرض اپنی کرون تجھ سے دوبارا
حواس اور ہوش کو اب اپنے کھو کر / یہ اب مین مانگتا ہون تجھ سے رو کر
جہان سے مجھکو با ایمان اوٹھانا / وگرنہ کچھ نہین میرا ٹھکانا
الٰہی کر قبول اس مدعا کو / اجابت کے لگا پر اس دعا کو
مری یہ عرض ہے اب تمسے یارو / رکھو تم دھیان سے گر کان ادھر کو

بیان سبب تالیف این نسخہ نادر

تو پھر مین مدعا پر اپنے آؤن / تمہین اک سرگذشت اپنی سنادون
فلک کے ہاتھ سے مین تنگ آیا / تو ابر اک غم کا میرے دل پہ چھایا
خیال آیا کہ یہ دنیا ہے فانی / خدا جانے ہے کے دن زندگانی
عبث لہو و لعب مین عمر نہین برات / کرون برباد کیون اپنی مین اوقات
زن و فرزند سب دشمن ہین جنکے / نہین آتا کوئی آڑے کسی کے
الگ جب جائین گے کھا کھا کے سارے / پڑی گی آفت آ سر پر ہمارے
وہان حالت بنی گی اور اپنی / کہ ہم ہونگے فقط اور گور اپنی
کیا دل کو جو اس سوچ نے بیتاب / تو بالکل اوڑ گیا میرا خور و خواب
یہی تھا سوچ مجھکو کیا کرون مین / گرہ محکم ہے کیونکر وا کرون مین
ہزارون مشورے دل نے بتائے / ولیکن کوئی مجھکو خوش نہ آئے
اذیت جب بہت سی پائی مین نے / تو پھر ناچار یہ ٹھہرائی مین نے
کہ گو رکھتے نہین کچھ پاس توشہ / پر اب لازم یہی ہے بیٹھے گوشہ
یہ کہکر گھر سے نکلا بے سر و پا / پھرا مدت تلک صحرا بصحرا
کوئی مجھکو نظر آتا جو انسان / تو رم کرتا مین اوس سے مثل حیوان
کسی جا پر نہ تھا آرام مجھکو / نہ تھا وحشت سوا کچھ کام مجھکو
رہا مدت تلک یون خانہ بردوش / مجھے پھر ایک دن جو آگیا ہوش
تو مین نے یون کہا دل سے بتکرار / کہ کب تک زندگی سے ہون بیزار
کہان تک جوشش مستی مین رہئی / بس اب چلئے کسی بستی مین رہئی
پر اسجا تک جو میرا دھیان پہونچا / یکایک لکھنؤ مین آن پہونچا
میان مچھو جو یان اک مہربان ہین / وہ اپنے سب طرح سے قدردان ہین
محمد بخش نام اونکا ہے مشہور / میان مچھو ہے عرف اونکا بدستور
میان قادر ہین اونکے چھوٹے بھائی / اونھون مین خوبی اونسے ہے سوائی
خدا اونکو ہمیشہ شاد رکھے / غم و اندوہ سے آزاد رکھے
یہان دولت کا ہے سامان اونکو / وہان ہووے نصیب ایمان اونکو
رہے اونکو ہمیشہ تندرستی / نہ پھٹکے گرد اونکے آگے سستی
رکھے لیکر مجھے وہ اپنے گھر کو / سکھا لا میرے آگے مال و زر کو

مجھے وہ دیکھکر ایسے ہوئے شاد
عزیزا صلا نہ رکھی مجھ سے کچھ شی
بہر صورت مری گردن پہ ہر آن
اوٹھاتے تھے وہ ہر اک بار میری
غرض جبتک رہا میں اوس مکان میں
فرسنامہ نکل پہلے ہی آیا
لگے وہ مجھ سے کہنے ہنس کے یون جی
کہا میں نے مجھے جتنا تھا معلوم
مگر جب کہا مجھ سے بمنت
کبھی ہو رزق کا اوسکو نہ توڑا
پڑھو اول عادیات آنکھیں نکہ بند
نہیں آتے ہیں اوس سے بہتر کوئی حیوان
جہان میں جس قدر گھوڑے ہیں آئے
کرونگا پانچ فصلوں میں بیان پھر
خلل ہے دوسرا اڑھ کر برے کا
خلل چوتھا جو ہی سو رنگ کا ہی
کرونمین فصل اول مین بیان وہ
وگر ہے پاس اوسکی دوسری بال
سغل کہتے ہیں لیکن اونکو خوشہ
کوئی دیکھا اونکو نیچے اور پر کھڑ
کوئی کہتا ہے سفید تھا ہی مقرر
کوئی عاقل اسی لیوی عجب ہے
جھکا دی جگہ نیچے کی طرف کان

کہ پھر مطلق رہا اونکو نہ کچھ یاد
عجب ہے تو آدمیت اونسی سن ہے
اونھوں کا ہے یہانتک بار احسان
خوشی سے تا کٹے اوقات میری
تو گویا تھا بہشت جاودانی
نہایت طور اوسکا اونکو بھایا
کہ شعر اسکو کہا ہی تمنے کیون جی
کیا تھا نثر میں میں نے وہ مرقوم
تو کی اونکی لیئے میں نے یہ محنت

رہی آل اونکی اور اولاد خرم
غرض جو اونکا تھا سو تھا وہ میرا
کہ اب کو اوٹھا سکتا نہیں میں
وہان جو شے مجھے ہوتی تھی درکار
قضا را ایک دن جو وہ خندان
تر بس گھوڑے سے تھا اونکو بہت ذوق
ہماری خاطر اسکو کیجیے نظم
سو وہ کیا ہی جیسے نظم اب کہو نہیں
کیا خاطر سے اونکی عزم بالجزم

در بیان وصف اسپان

خدا کی کھائی ہی گھوڑے کی سوگند
ہو بہتر ہے تو ہی بس انسان سے
تو اونکی حال سے ہو جا خبردار
مفصل مجھ سے یا سب ہو عیان
تو ہڑی کا ہی اور وہ سو تڑی کا

عزیز اونکو رکھا ہی مصطفے نے
کرے جو طبع کے گلگون کو کوڑا
کل اونکے عیب کی اک پانچ ہیں قسم
مقرر عیب گھوڑے کی ہیں لاریب
قباحت تیسری صورت کی ہی بار

فصل اول در بیان بھونریہا یعنی جھائی مو

کہ جو مشہور ہیں سب بھونریان
تو لینے کا نہ کر قصد اوسکے زنہار
نہیں لیتے اوسے لیتے ہیں گوشہ
یہی کہتا ہی سینگن ہے نہ چھیڑ
نہ لو اوسکو کہ ماریگا یہ ٹکر
گدھا سینگن ہے آفت ہی غضب ہے
تو آجاوی وہ جی اے مری جان

وہ ماتھی پر ہی بھونری گھوڑے کی آ کر
اگر وہ تین ہا ہیں پانچ یا چار
اوسے کہتے ہیں وگر اہل پنجاب
کوئی کہتا ہی چھٹا سینگن اوسکو
کوئی ماتھے میں چھپر دیکھکر یار
گئی ہی بات نزدیک اپنی یہ چھپر
نہ آدمی کان کے نیچے تو ہے اور

رہیں خوش وہ نہ ہو اونکو کبھی غم
نہ تھا کچھ اونہیں مجھ میں میرا
یہ سچ ہے وہ اہی مجھ یکتا نہیں میں
مہیا بن کہے ہوتی تھی سو بار
لگے پڑھنے اوٹھا کر میرا دیوان
سواریکا بہت رکھتے تھے وہ شوق
بہر صورت اسے کردیجیے نظم
یہی لازم ہے بس اب چپ ہو نہیں
وگرنہ کچھ نہ تھا مطلق مرا عزم
بندھا ہو جسکے دروازے پہ گھوڑا
بہت چاہا ہے اونکو مرتضی نے
وہ سمجھے اشرف الحیوان ہے گھوڑا
سو ہر اک کا پتا دیتا ہوں میں اسم
سر سب عیبوں سے بھونری کا ہی عیب
کہ ہو دل میں دیکھتے ہی جسکو بیزار
بس آگے پانچواں پھر ڈھنگ کا ہی
تو یہ کہتا نہیں کوئی اوسی نیک
تو سبکا ایک ہی ہے حکم اے یار
مساوی جانتے پردہ ہیں حجاب
کوئی کہتا ہے قیچی اونکو خوب
کہے ہی میں نہیں اوسکا خریدار
مقرر یار تو جان اوسکو سینگن
اوسی کہتے ہیں افسو ڈھال کر غور

سوا انسو ڈھال کچھ ایسا عجیب ۔ وے ہندو سمجھتے ہین گے لاریب
اوسی بھونری کو خوش ہو ہو کے سارے ۔ مغل ہمیان رکھتے ہین پیارے
گلکے نیچے جو بھونری ہو اوسکو ۔ کہا کرتے ہین گنٹھی سارے ہندو
سمجھتے ہین غرض سب جوگی اوسے خوب ۔ اوسے کوئی نہین گنتا ہے معیوب

وہ خواہ ہی ایک ہو اور خواہ دو چار ۔ یہی ہے نام اوسکا ای مرے یار
مبارک جانکر کہتے ہین اچھا ۔ سمجھتے ہین اوسے دولت کا گچھا
پھر اوسکے نیچے گردن کے جو ہو پیچ ۔ تو اوس بھونری کو سب آفت اوپر ہیچ
اگر ہو نام سے بھی اوسکے کچھ کام ۔ تو سن کنٹھا منی اوسکا ہے بس نام

تلے اوسکے جو ہو چھاتی کے اندر ۔ تو ہر دوال ہے تو اوس سے بہت ڈر
بس اوس گھوڑی کو تو لینا نہ ہار ۔ بشرطے دیو من اوس پر نہو یار
اوسے سب جسکا دشمن جانتے ہین ۔ وہ ہے بد ہمین اوسے سب مانتے ہین
کہ وہ پیدا اگر ہوی اوس سے ہمدمین ۔ نہین باعث سی اوسکے ہوتی ہمین

بغل مین جسکے بھونری کا خلل ہو ۔ مغل کہتا اوسی گندہ بغل ہے
سوا اوسکے مساوی جانتے ہین ۔ نہ خوب اوسکو نہ بد ہی مانتے ہین
اوسے لینا نہین وہ ہے اک آتش ۔ ولیکن وہ مغل جو ہے قزلباش
تلے جو پیٹ کی بھونری ہو چھوٹی ۔ تو اوسکو مرہٹے کہتے ہین کھوٹی

کھڑی اک دم نہین اوس پاس رہتے ۔ زبان اپنی مین ہم گوم اوسکو کہتے
اور لوتی تنگ کے باہر نظر جب ۔ تو گنگا پاٹ اوسے کہتے ہین وہ سب
سوا اوس قوم کے اور ونکی ہر ایک ۔ کچھ اوس بھونری کی بدمینی نہین ٹھیک
نہین رکھتی ہین اصلا نام اوسکو ۔ بہت لیتے ہین زیر دام اوسکو

تلے پر ہاتھ کے بھونری اگر ہو ۔ تو وہ دونون پہ ہو یا ایک پر ہو
جو رخ نیچے کو اوس بھونری کا ہو ۔ تو کھونٹا گاڑ نام اوسکا ہے نہا
ذرا اس ہوش سے ای مرد کامل ۔ اوسے پہچاننا ہے سخت مشکل
اندر بھونری ہے وہ تو خوب ہے گی ۔ کہون اب اوسکو جو معیوب ہے گی

جو منہ اوپر کو ہو تو ہے بری قسم ۔ سمجھ کھونٹا اوکھاڑا اوسکا ہے نام
تلے پر ڈنڈ کے جو ہو بدستور ۔ تو اوس گھوڑی کو تو مطلق نکر دور
جو سستا بھی ملے تو نے نہ رہنا ۔ برا ہے وہ نہو اوسکا خریدار
وہ گھوڑا یا کہ اونچا ہو و یا پست ۔ بلا شک جان اوسے ہے نہ بردست

کہون نام اوسکا وہ بھونری ہے بھل بھل ۔ جہانتک جی مین آوے اوسپہ تو چل
تو نام اونکا ہے اربل اونکو پہچان ۔ دگر ہے ایک تو بد اوسکو تو جان
جو چڑھ پر بھونریان کانونکے ہون دو ۔ دیا ہون پشت سر پر اونکو خو
اگر بھونری ہے جھڑ مین بال کی ایک ۔ تو بس ساپنچ وہ ہرگز نہین نیک

جسے دونو طرف ہو اوس سے بھاگ ۔ کہ ہے وہ جسمین کہتے ہین اوسے ناگ
غرض یہ جسکی ہو دین بھونریان طاق ۔ تو اوس گھوڑے کو مت ہو ہو کی مشتاق
جو ہون طاق اک طرف اور ایک طرف جفت ۔ تو اوس گھوڑے کو تو ہرگز نہ لے مفت
دگر وہ جفت ہین تو اوسکو تو لے ۔ فرشتہ جو کچھ چاہے دے ہی نے دے

اب اوس بھونری کا مین تجھ سے کہون ڈھنگ ۔ مبصر جسکو کہتے ہین چتر بھنگ
خصوصاً جو تو نکی ہے یہ چڑھ ۔ کہ دیکھ اوسکو لگا ہے ونکو یہ زر
تجھے آگاہ کر دون اوس سے پیارے ۔ اوسے بد جانتے ہین لوگ سارے
یہ ہے بدمین سے آہر گز نہ لینا ۔ اوسے بستی مین رہنے بھی نہ دینا

نہین پہچاننا کچھ اوسکا دشوار ۔ تلے جو زین کے آوے سو ہی ہار
برا کہتے ہین اوسکو لوگ ڈر کر ۔ جو وہ ہو ہائی بھونری سپاغری پر
اوسی بد جانتے ہین خاص و عام
وہ بھونری نرنگ اوجا بیچی ہے نام

در بیان عیوب شرعیہ است

شریعت کے بموجب ہین جو بد ۔ مفصل اونکو لکھ دیتا ہون کہ بد
سو ہی ہاہین اگر اور عیب ہے ایک ۔ رکھو یاد اونکو سنکر سب ہو نیک

جو ہری دار جل تو ہے بد بہین لاریب
حدیث آگے تو حق مین اوسکی آئی
سراپا فصل دوم مین ہو بیان
جو سمجھے تو مری سنکے کہنے کو کچھ مال
اگر وہ پھول جاوین تو وہ ہی بری
اونھین کے متصل تو خوب گر ہو
ولیکن ہے جو نوک اوسمین تنگ ہے
یہی کہتے ہین وہ جو ہین سگے عاقل
جو ہاتھون کے ہون گھٹنون مین ستور
نلی مین ہو جو اوبھر ہی فی الحال
اگر کہتے ہین اوسے ہم
نہین گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا
وہ پشتک ہو اوسی مست جان تو تم
نہین پشتک اوسے کہتے ہین گا
جبتک کا جب تلک یون ہی رہیگا
اور اندر سے زیادہ ہو وے یا کم
مسلمان اور ہندو اوسکو عاقل
کہے تو جس طرح مجہپر عیان ہے
برابر تخم خربے کے ہو یا کم
نہین کرتے ہین خطرہ کچھ مبی ہے
سراسر فصل سوم مین تکرار
بڑی ہون انت جسکی حد سے بسیار
وہی کہتے ہین سب بات

وگر ہے بدرکابی تو وہ ہی عیب
نہین اونکی حق مین کوئی بھائی

بموجب شرع کی عیب نگے این اور
شریعت پر ہی اپنا بھی عمل ہے

فصل دوم دربیان ہڈہ موتڑہ وغیرہ

کہون تو موتڑہ کا تجھسے جو حال
اونھین کو موتڑہ کہتے ہین سب لوگ
جو نکلے جوڑ مین سے آنکھون اور
اوسے تو دیکھے ہوگا زیست سے تنگ
اگر ہے پیچھا ننا ہڈے کا تنگی
تو اوس گھوڑے کی ہی بھی تو بھاگ جاوے
تو ہیل ہڈی اوسے کہتے ہین لال
کہ نزدیک اونکے ہو یہ عیب بے حد
جسکا دل ہے بہت کر اوس سی خطرا
جو حق کہنے کا ہے سو کہ چکے ہم
تو اوسکا مطلقا تو غم نہ کیا نا
جو وہ اونہی اوسے گمان گہر گا
تو اوسکا دل مین تو مطلق نکھا غم
کہا کرتے ہین بعضے ابر اور
بتا دون مین تھنی ہوتی جہان پر
عیب ہے تو یہی اے یار ہمدم

کچھا ڑسی پاؤن کے گھٹنون کے اندر
جو کم ہون تو نہین ہے عیب چندان
تو اوسکو جان تو ہڈا ہی ہی شپک
جو ہے ہموار اوسکو جان چٹا
جو سچ پوچھو تو ہاں اپنی بھی نزدیک
سبب ہے یہ کی اوسکو زانو ہی
اوسی کے واسطے کہتے ہین کم عیب
اگر موٹی ہون ہون ہاتھونکی ہم کی
وگر ہے پانو کی ہون کا یہی حال
اگر پشتک سے اوپر ہی کچھ اونچا
نہ بن پشتک ہوتا ہے وہ ابتر
جو ہاتھ اور پانو کی مٹھون کے اوپر
وہ ظاہر مین اگرچہ عیب نہ ہے
اگر گھوڑا کسی کا ہو تھنی کا
ادھر کو نائزہ سکے اور ادھر کو
نہایت ہی تھنی چھوٹی اگر ہو

فصل سوم دربیان عیبہا می صورت

بیان اوس حسن کا ہے اے مرے یار
سترہ ان اوسی کہتے ہیں بسیار
کہ ہو گھوڑا اگر کچھ شہرت

کہ گھوڑا اجہی ہے بصورت نظر آئی
اگر اونچا ہو وہ ماتھے کا بار
پریشان تر تو شتر ہے وہ گستند

نہین کوئی کیا ہے خوب ہی غور
نہین جنکا عمل اونکو خلل ہے
بیان ہڈی کا ہی اور موتڑی کا
رگین ہوتی ہین نازہ ہی کی مقرر
ولیکن گر بڑی ہون تو ہے نقصان
نہ سن ہرگز فروشندہ کی یکیب
بذوق اوسکو جہان سے تو چھپا
نہین کچھ اسمین تنبک یہ بات ہی
اوسے ہرگز نہ لے تو وہ برا ہے
کہ ہوتی ہو وہ اچھی چال اور ہے
تو گھوڑا اور رکھ اکی اوسکا
تو وہ گھوڑا کسی کو مفت دینا
تو کھول آنکھونکو تو نہ کیون نہ پہنچا
تو وہ لنگڑا نہین ہوگا مقرر
کچھ اونچا سا ہو اندر اور باہر
یہ باطن مین ہے بر صورت چھپا ہے
تو کہتے ہین کہ سر کھا دی دھنی کا
ذرا تو غور سے دیکھ اونکو خوب
تو کہتے ہین منی سب لوگ اوسکو
منی کو جانتے ہین کم تھنی سو
بشرطے دیکھ اوسکو حباکر آ
مشغل کہتی ہین جنکی پیشانی زاد
کشادہ وہ طبقہ جسکے ہون کان

اوسے سب کہتے ہین اہل ولایت / کہ ہو مضبوط یہ گھوڑا نہایت
پسند اوسکے سوا کرتے نہین اور / مری بھی چیز کرتا ہون جب غور

وہ گھوڑا جو نہین کرتا ہو کنڈا / اوسے کوئی نہین کہتا ہے اچھا
کہین ہین تختہ گردن اوسکو لاریب / ولی مطلق نہین مقبول نہین کچھ عیب

بہت اونچی ہون شانی جسکے ہڈ سے / نظر وہ دیکھنے مین آوین ہر سو
جو پوچھے کوئی کیا ہی یہ بتانا / تو کہ تو یہ ہے گھوڑا گاؤ شانا

مبصر مرغ پا کہتے ہین اوسکو / کہ جسکے ہوویں سیدھے پانون دونو
بہت سیدھے ہون اور خم او نہین ہو کم / تو کہیو مرغ پا تو اوسکو بے غم

کہی تو تجھکو بھی اوسکو بتادون / کہا کرتے ہین سب جسکو تبرگون
وہ گھوڑا جسکا پیچھا ہو کھونٹا / تبرگون سے مقرر نام اوسکا

نہ لے سوداگر اوس گھوڑے کو زنہار / کہ وہ ہرگز نہین ہوتا ہے تیار
جو گھٹنے پانو کے ٹکرائین باہم / تو پھر ہے وہ کہ تو کھانا کچھ غم

وہ لاغر خواہ ہو اور خواہ ہو مست / ولیکن ہے وہ چلنے مین زبردست
سیاہی کے تو ہے وہ کام کا یار / ولے سوداگر اوسکو لے نہ زنہار

بہت پیا جسکی ہووے پشت مین خم / تو جان اوسکو کہ پاکش ہے یہ کم
مغل سب نے ہین پشت اوسکو ہین کہتے / تعجب ہے ہین سارے دیکھ رہتی

اوسے کہتے ہین ہندو یہ اچھا / تو اوس گھوڑے کو گنتے ہین وہ کچھا
لگا ہو پیٹ جسکا پٹھے سے یار / فلاح اوس سے نہو گی تجھکو زنہار

وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا / نہین ہو گا کبھی گھوڑا وہ موٹا
سمجھ اوسکو تو یہ آہو شکم ہے / یقین پھر جان رکھ کھاتا بھی ہے کم

چپاتی سم اوسے کہتے ہین سارے / کہ جسکے نیلے سم ہوتے ہین پیارے
ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یار / بہت چلنے سے ہوتا ہے وہ ناچار

سمون مین جو نہ ہووے گھوڑے کی خم ہو / تو پھر وہ ہو زیادہ یا کہ کم ہو
بہت کھاویگا وہ ٹھوکر تو رکھ دھیان / اولا اوس گھوڑے کو اپنے خر سمہ جان

کشادہ رو اوسے کہتے ہین لال / کہ چھدرا پانو کو چلتا ہی جو چال
تو اہل ہند اوسے کہتے ہین سب عیب / مغل اچھا اوسے کہتے ہین لاریب

صواب اور عیب رنگت مین جو ہین یار / کرون فصل چہارم مین وہ اظہار

فصل چہارم دربیان الوان اسپان

ستارہ لوگ کہتے ہین اوسے سب / کہ جو جاوے وا انکھوٹھو کے تلی تب
نلے مطلق اوسے میر اکھامان / نہایت نحس اور بد مین اوسے جان

جواب اوسکا بتادین پانو میں جو / تو عاقل دیکھا نہین لاوین اوسکو
جو ہی اوس سے برا تو ہے وہ پٹل / اوسے لے نہین کچھ اوسمین ہے خلل

اگر آنکھون تلک جوڑا ہی قشقا / تو ہے وہ ماہر وہ بھی ہی اچھا
بظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے / ولے باطن مین وہ بیشک بھلا ہی

اگر قشقے مین ہین کچھ بال ہم رنگ / تو لینے کا اگر تو اوسکے آہنگ
خبردار اوس سے رہ یہ عیب ہے بڈ / مبصر لوگ اوسی کہتے ہین عقرب

سفید ایک آنکھ ہو گھوڑے کی ہووے / تو لازم ہی کہ مالک اوسکا رو دے
یہ سب گنتے ہین گھوڑا ہی یہ طاقی / رکھیگا کچھ نہ اوسکی گھر مین باقی

فروشندہ کو سو گی پانچ مت دے / بہت بد ہے یہ اصلا نہ تو لے
یہ دو نو ہے وہ دم چشم گر ہے / تو مطلق اوس سے مت ڈر وہ چغر ہی

چغر ہر چند باطن مین بھلا ہے / یہ ظاہر دیکھنے مین وہ برا ہے
اگر ہووے سفید اک ہاتھ دایان / تو بس لگ دست جانے اوسکو انسان

گران یہ ہاتھ اوسے تو نہین قہر / ولے برعکس اوسکے ہی تو ہو زہر
سرک جا پاس سے اوسکے تو کر جست / خدا رکھ اوس سے گر وہ گھوڑا چیست ہے

ولیکن وہ سفید ہی ہو گر چال / تو جان اوسکو پدم کہتے ہین ولال
وہ ہی سب قومون کے نزدیک بہتر / سنا ہی یہ لوگون سے مکرر

ولیکن جو سنتے ہین اہل ایران
کسی کا پانون گر ہووے سفید ایک
اوسے سمجھاتے ہین لوگ سارے
کہ گر کوئی اگر تجھکو آ جان
اگر ہے سور گھوڑا یا کہ سنجاب
وہ کہتے ہین ہے اسپ خاطر برا ہے
اگر ہے خنگ تو کیا تجھکو غم ہے
اور اوسکے بعد ہے ابلق ہے ادر
سرنگ اور ہے سب گو کہ کچھ رحم ہے
سنو اب فصل پنجم کا بیان ہے
غرض اک پانچ جو مشہور ہین عیب
چلے جب تک کہ وہ گھوڑا ابتر ل
چڑھے گر صاف تو کمری نہین ہے
اوٹھے گر بیچ گر وہ صاف تو ہے
بہت جو کھاینگا سو ہوگا موٹا
نہین کمخور کی کچھ اور پہچان
کہ یہ گھوڑا مقرر ہوگا کم خور
کرون پہچان کیا مین اوسکی قوم
بدی سب اختہ ہونے سے جاتی
نہ پوچھ اب مجھسے تو شبکور کیا ہے
تو بس شبکور وہ گھوڑا نہین ہے
انھین دلال کہتے پنج ہین عیب
ہے گھوڑا ہند مین اچھا جہانکا

یہی کہتا ہی اوسکو دیکھ ہر اک
تو اوسکو بھی نجان آیا تو ٹھیک
بہت بد جانتے ہین لوگ سارے
جواب اوسکا ہے یہ کچھ پر نومت مان
تو سارے اہل ہند اور اہل پنجاب
نہ پاس رنگ پر اکثر چڑھا ہے
سمند اچھا ہی گو پر اوس سے کم ہے
ولیکن بوزدہ جو ہے قرہ قوز
نہ ہو وے اوس پہ ادھر شرغہ کرہے

بروکین اسپ ابتیل ہانکا ہست
نہین ہے وہ اپنی بانئین کی کچھ قید
سبب ہے یہ کہ ازجل ہی وہ کمبخت
پیمبر نے کہا اوسکو برا ہے
برا اوسکو نہین کچھ جانتے ہین
جو اور رنگ ہین گھوڑے یا کہ ابرا
مبصر جتنے ہین کہتے ہین وہ یون
ہے اوسکے بعد مشکی اور قلا
کم ان سب سے ہی چکلیان اور اجال

فصل پنجم دربیان عیوب خمسه مشهور

بیان اس فصل مین اونکا ہی لازم
تھہ ہے پہچاننا سخت اوسکا شکر
جو ہے برعکس اسکے تو یقین ہے
دگر برعکس ہے تو پھیری ہے
وہ خواہی ہو بڑا اور خواہ چھوٹا
وہ کم کھاتا ہے پہچان اوسکی ہی جان
یقین ہے یہ کہ ہوگا سب سے کمزور
وہ خود ہو جایگی الکدم مین معلوم
اگر چڑ کاٹتا ہے عیب ذاتی
یہی پہچاننا شبکور کا ہے
نہ بھاگی اوس سے ڈر کی تو یقین ہے
نہین شک اسمین یہ ہین عیب لازم

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گھوڑا
خدا نا کردہ گر کمری ہو گھوڑا
دیا باندھ ہے اسکو لیکر تھان پر یار
یقین جان اوسکو جو گھوڑا ہے اکھو
کوئی سوداگر اوسکو کہین جائے
نگر کرتا ہی چھوٹی چھوٹی جلید
اگر ہے کوئی دندان گیر گھوڑا
نہین چھوٹیگی خو اوسکی یقین ہے
زیادہ اور ہو جاتا ہی اے یار
کہ کمل شب کو ڈال اگے اسکے آگی
اگر تاریک شب ہے اے برادر
انھین عیبون سے پھر جاتا ہے گھوڑا

نمیگیرم کہ بابا خال دارست
برا ہے وہ نرکھہ تو اوس سے اصل
نہ لے اوسکو کہ یہ ہین عیب سخت ہی
اب اوسکے عیب مین تکرار کیا ہے
ولیکن اہل ایران مانتے ہین
تو کہہ سب سے کمیت اچھا ہی یار
کہ ہی بعد اوسکے ابرش اور کمان تو
او ترکر دو نونسے ہی گراد سبزا
نہین ہین بعد انکے اور کچھ یار
بتاؤن جس طرح مجھپر عیان ہے
کہ جو کرتا ہی اول لنگ گھوڑا
تو ہانک اونچی برا اوسکو کرے گو
رہ اوسکے پاس بیٹھا سب تو بیدار
تو بس وہ سارے گھوڑے سے ہی کمزور
وے کمخور سے ہرگز نہ بھول یار
اوسے کہتے ہین یون ہے جنکو فہمید
تو وہ گھوڑا نہین ہے بی پر گھوڑا
بجز مرگ اوسکا چھٹکارا نہین ہے
اگر رانہ مایا بلکہ سو یار
وہ گھوڑا دیکھ کر اوسکو جو بھاگے
تو ڈال آگے سفید اک اوسکے جا در
بہت انمین سے ہو بایو د گھوڑا
جو پوچھے تو بتاؤن ہی کہانکا

بیان جاهای اسپ خوب درهند

[illegible]

سرے تو سمجھ اتہل کا ہی گھوڑا
کچھ اوس سے ڈھل کر پھر جنگل کا نر ہی
ادھر کو گوشت نال ہی گر کر ہی گلان
سپید ہوتا ہی جتبک وانت گیا
جب اوسنے بیچ مین کا دانت توڑا
گرین گونونکی جب دانت آسخر
نہین ہوتا ہی کچھ اونمین کم و بیش
تیا سا اوس سے تو وریا گر سن
کسی کو تیری کہنے سے ہو گر رنج
جو کوئی پوچھے عمر اوسکی تو کہتی
که بوڑھا ہی نہایت ہی یہ گھوڑا
سن اوسکا کوئی پا سکتا نہین ہے
سوا اسکی جو ہین مجمل مین وجہ سب
ضروری تھی وہ جو جو بات بتائی
علاج اب مجھکو ہین جو کچھ معلوم
نظر کر جس قدر چھوٹا ہی گھوڑا
نہو جا ایکہی کی فکر مین غرق
ضرور اس فن مین ہو ہی جسقدر فرق
ہر اک گھوڑے کی بیماری کا احوال
سو آیا فہم مین ہی وہ بہت کم
سو کچھ کچھ اوسکا کرتا ہی بیان
چہارم وضع سی ہوتا ہی معلوم
بتانا نکھہ کی کو دکا ہے نام

که چلتا ہی بہت کھاتا ہے تھوڑا | اور تر کرا وسے بے بچھر گا تھپا ور

دربیان شناخت سن وسال اسپ

تو بتلاؤن اوسے دانتونکی پہچان | ہر اک سکے دانت ہوتے ہین مقرر
تو گھوڑا جب تلک بیٹا ہے بچا | جہانتک ہین مبصر آخر و منہ
مقرر تب وہ یک ہوتا ہی گھوڑا | وہ دو جب توڑتا ہی پاس کے او
تو لازم ہی کہے تو اوسکو پنج | اوسی ہنگام مین جو کچھ کے نزدیک
مبصر لوگ اوسے کہتی ہین پچھر بیش | پر اوسکی بعد تو اوسی صاحب کے
نہین معلوم ہوا اس سی اون | سیاہی چاٹ جاوے جب وہ سب کی
تو کہہ دی فقط یہ تو ہی ملکی پنج | پھر اوسکے نیش اور دانتو نیہ دو
تو تخمیناً وہین کہہ دی کہ اتنی | پر اوسکی دونون انکھون پر تو گڑھیا
وہ نادان ہے کہ جو اوسکو گھوڑا | وے جب ہو گیا گھوڑا ملکی پنج
مبصر بھی بتا سکتا نہین ہے | جو رائج اس زمانے مین نہین ہا
کوئی اونکو بتاتا ہی نہین اب | اسی خاطر کیا ہے نہ مرقوم

دربیان بیماری اسپان و معالجہ آنها

سو وہ یکنخت مین کیتا ہون مرقوم | ولیکن ہی یہ میری شرط ہی یا
مصالح اوسکو دیتا ہی تھوڑا | غرض چھوٹی بڑی گھوڑیکی پہچان
ہمیشہ ترکی قنازی مین کہ فرق | مزاج ہر ایک کی گھوڑیکا ہی ادر
کہ اک مین علم ہو اور عقل دس مین | مبصر ہین بیان وصف اوسکا کر
نمایان چار صورت سے ہو فی الحال | ولیکن طول دے کر یا سنا او
مکرر کر چکی ہین امتحان ہم | سپاہی زادہ ہی از بسکہ احقر
که ہو جاوے ہر اک پر یا عیان | بتانا لید اور پیشاب بیمار
ولیکن ہو نہین سکتا ہی مرقوم | اوسے کہتے ہین عاقل علم سینہ
بتانا اوسکو یون میرا ہی تھا کام | بتاتی جو رنگت ہو گلابی

نہین ہے جسکے آگے کوئی سی اڑ
بہ نسبت اوسکے پھر جو ہی سو خر ہی
تلے چھ اور چھ ہوتی ہین ادہر
اوسے سن دیکھکر کہتے ہین نادان
تو کہتے چار سال اوسکو ہین کر غور
نکلتے چار دانت ہین گول بارک
سیاہی جس قدر دانتو نمین کم ہا
نصیحت یاد رکھ یہ تو ہماری
پڑا ہو فرق جتنا اونمین پہچان
گھسے ہون بال اوس جاکے تو دیوانگی
تو پھر پہچانے ہین اسکے ہی رنج
سنا دین ہنس اونکی بھکو کھاتین
وگرنہ وہ بھی تھین سب مجھکو معلوم
تمھین ہینے مفصل کہ سنائی
که رہ و ایم دوا کرنے ہمیشہ یار
دوا ہر وقت موسم پر بھی رکھ دو عیان
تجھے لازم ہی تو کرتا رہی غور
که ہر نسخے کو جو موقع پہ برتے
بہت سا لکھ گئی ہین اگلی استاد
رہا ہے تجربہ کرنا یہ اکثر
سمجھ جاتا ہی ہر اک کو ہشیار
لکھا جاتا نہین ہے ور نہ سفینہ
تو یہ سمجھے نہین ہے کچھ خرابی

دربیان امراض اسپان

دگر اوسمین سفیدی فی المثل ہے
ولیکن ہووے اور رگ دو کے بھر
ولیکن یار اتنا کام کرنا
اگر قدرے بتانے مین ہو زردی
دے اس بانگو ست بھول جانا
پھر اوسکو تھوڑے سے آٹے مین ملا کے
دیا دینے لگے جب اوسکو دانا
اگر ہوئے سرخ گھوڑے کی تبانی
ہر شام اوسمین سے پانچ تولی
لہسے دیتے رہا اے یار تب تک
اگر حد سے زیادہ ہووے لالی
بتانی کی سے ہے حتی کا یہی بھید
اسی صورت سے گر پیشاب چھیا ہو ن
دگر ہے زرد اور گاڑھا ہی بھائی
دگر جلنے سیاہی ہے یہ وہ خون
سپید اوسمین ولیکن ہو وہ زیرا
اگر گر تلہ ہے پتلی سپید گھوڑا
کہا تو یان سیر اگر ہے دانا
دے دو پیسے بھر ہو اوسمین سبزی
تو دے اوسکو فقط سبزی لگدی
دیا تو یان ابھی سیر الکہا لے
کتیرے کے برابر سیل گری ہو
کھلا آدھی سحر اور نصف ہے وقت شام

تو جانے یہ کہ سردی کا خلل ہے
کھلانا پر اوسے دانے کے اوپر
زیادہ ایک سے مطلق نہ دینا
تو یہ جانے یہ بادی سے ہے سردی
کہ مرچین پہلے پانی سے کھلانا
کھلانا دو ہین وانکو گھلا کے
تو اوسمین پیچ سوئے کا ملانا
تو بس گرمی ہوئی ہے اوسکو جانے
کسی مٹی کے باسن مین بھگو دے
خلل وہ دور ہو جاوے نہ جب تک
اور اوس لالی مین ہے حتی ہو گا لی
کہین اوسکے جگر مین پڑ گئے ہین چھید
جو ہو رنگت سفید اوسکی تو یہ جان
تو بادی کی اوسے تو دے دوائی
تو بس گرمی ہی ہے اسکو غذا دے فقر دن
مری اس عرض کو کر یاد سرا
تو دانہ ہضم اوسے ہوتا ہی تھوڑا
نہ دے ہرگز کئی دن اوسکو دانا
کہ ہے اوسکی دوا کا بس یہی جی
کہ جاوے تین دن مین اوسکا جی چاہے
سنگاڑا اک چار پیسے بھر خطائی
غرض سوکھی ہو وہ یا وہ ہری ہو
کہ ہو پیٹ اوسکا بند اپنی تیار گرم بالا

اگر سردی ہوئی ہو اوسکو تشکیک
دیا دو تین دن دینا چھوارے
دیا دینا اوسی صورت سے بادام
ملا کر موٹھ کے آٹے مین خالی
دیا دو پیسہ بھر تو سونٹھ بیجو
نہ دینا تین دن سے پھر زیادہ
نہ ہو پھر چار پیسے بھر سے وہ کم
مسالے مرچ پھلہ جو کوب کر کر
سحر پیش از نہاری وہ کھلا تو
دیا اک کوڑی بھر بیل آدل افروز
تو اوس گھوڑے ہے تو مایوس ہونا
خلل حتی کا ہے ہر چند تھوڑا
کہ سردی کا نہایت اوسکو ہے زور
اگر ہو سرخ تو بادی ہی کا طور
کئی دن تر پھلہ دے اور کتیرا
کھلانا تر پھلے کو سب تکرار
نہایت اوسمین آتی ہو گی بو
مصالح دی کئی دن اسکو پیہم
دگر ہو چشمہ جاری کے مانند
چھٹانک اوسکو وہ دینا اخروٹ مند
سنگاڑے دو پیسے بھر پھر دے کتیرا
نمین ان سکو کوٹ اور چھان بارک
اگر ہو لید مین چکنائی بھائی

تو بس دو چار دن دے اوسکو گیہون
کہ تا سردی کو گرمی اوسکی مارے
کہ تا ہو جاوے اوس سردی سے آرام
اوسے دس مین دن مرچین کالی
ملا کر ہینگ اک چھ ماشہ دیجو
قیامت ہو گی دیگا گر زیادہ
یہی دس پانچ دن تک دیجو ہیہم
کسی تھیلی مین رکھ چھوڑا نہ پھر کر
پھر اوسکی بعد بس منزل کو جا تو
پلا پانی مین اوسکو ایک ہی تو
اور اوسکی زندگی سے ہاتھ دھونا
کہ مطلق نہین بچتا ہی گھوڑا
وہی گرم اوسکو چیزین دید بیتو
علاج اوسکا لکھا ہی پہلے کر غور
مساوی وزن مین ہو انکی زیرا
لکھا ہی پہلے دیکھ اے مرد ہشیار
کبھو جو غور سے سونگھے اوسی تو
کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم
چلے پیٹ اوسکا پچکاری کے مانند
کہ تا کھاتی ہی اوسکا پیٹ ہو بند
پھر اوسمین ایک ماشہ بھر ہو زیرا
پھر انکو گوندھ کر پانی مین ٹھیک
تو اوسکا آتو ہی دے اسکو ہی

[illegible]

اوسی گھوڑیکو کیجو بھائی موٹا
بچھیرے کو کیا چاہیے جو طیار
پکا کر گھانڈ تیر اوسمین ملا دے
ڈال دینا ہمیشہ مرچ کالی
کہ کالی مرچ پیسے چار بھر لے
جو چاہیے گھوڑا موٹا ہووے جلدی
سحر کو آدھ پاؤ اوسمین سے تولے
پھر اتنے مین بھگو رکھے تو اوسکو ہم
کرے پھر سیر بھر کی روٹیان چار
ولیکن گوشت دال سے سب اسی بعد
تو دے اوسکو جو ہے امر ہوشیار
پہر بھر بعد پھر تازی وہ آئے
پہر بھر بعد جو سائیس آئے
غرض کر تار ہیو یون چڑھائے
پر آدھی سیر سے ہووے نہ کچھ کم
دلے بابتہ والیسی تاریکی مین آیا
کرے دن رات مین جو لید پیشاب
نہو جلتے تلک اوسمین سے کچھ کم
عوض دانہ کی اوسکو کرے تیری
کیا ہے اسکی خاطر اسکو تجربہ
تو دے اوسکو سہاگا بھونکر تو
سہاگا دے اوسے یکچند اس طرح
یقین ہے پھر کہ سب عیبون سے وہ پاک

در بیان ترکیب طیاری بچھیرہ وغیرہ

تو سن ترکیب اوسکی مجھسے اے یار
پلا پانی کو اوسیر سے کھلادے
نہیں ہے خوب پینا پھر خالی
پھر اوسکو اک ذرا جو کوب کر لے
تو دے چالیس دن آٹھ پہر ہی بلا ناغہ
بھگو خالص اوسے تو دودھ مین دے
بڑھا تو پاؤ بھر تک اوسکو کم کم
وہ پک کر ہو چکین جس وقت طیار
بدستور اوسکو بھی پانی کو دے نہ بعد
کہ تا پانی انتہا ہووے وہ تیار
کہ رہ کر دیر تک کڑی نہو جائے
تو پہلے سیر بھر پھر کر کھلاوے
کہ تا رہنے نہ پاوین دانت کچے
مفصل سب جتا تجھکو چکے ہم
خجل ہو دیکھکر جسکو شب تار
ملین اوسکے بدن پر اوسکو اچھا
تو اوسکی دیکھ طیاری کا عالم
نہیں گرمی مین تو شام و سحر وہ
خصوصاً تر گیہون کی ہے یہ اکسیر
دلے دو تین ماہ دل افروز
پڑین اوسکے داغ چارون بند سے طرح
رکھے خوش تجھکو ہو دے غمناک

منگا بازار سے دس سیر شیر
جہان تک ہو سکے تو نہیں بچھیرا
لے ریزہ مرچ کر دینے کا یہ طور
ملا کر تھوڑے سے آٹے مین کھلادے
منگا ہلدی کو اور جو کوب کر رکھ
سحر کو دو سیر دن مل کے ساری
چنے بھنوا کے گر ستو بنا ریک
ملا دے سیر بھر دودھ اوسمین اور کھانڈ
تو جتنا گھوڑا اوچھے ہو دے اوسکو
جب کھیت مین جو کی بالی ہے پک
نکلے کھانے لگین جب وہ جوان
کبھی اک پاؤ بھر ادرک ملاوے
تکلف یہ بھی گر چاہے تو کر دے
نہ دینا پھر اوسے زنہار دانا
چراغ اوسمین جلے دن رات لیکن
نہ پھیرین خرخرہ اوسپر ہمیشہ
چنے اور جو مساوی بھنا کے
سمجھ بیت تو اوسکو یہ غذا ہے
بچھیرے کو اگر چاہے تو لا ریب
مدام اوسکو پلا پانی کی ہمراہ
کہ دن چار اوسکی دست و پا کو اندر
ہو چاہے بوڑھا گھوڑا ہووے تازہ

سواری کا نہووے جو کہ کھوٹا
کھون ڈال اوسمین پھر جو کوب اک سیر
نہین تعداد کی کچھ اوسکی تکرار
رہے تو پڑھ کے اپنے دلمین کر غور
پھر اوسکو شوق سے پانی پلا دے
کہین پھر ڈھانک کر کو شمین دھر رکھ
کھلا کر پھر کھلا اوپر نہاری
اور اوسکو خوب گوندھوا کر گرمی تھپک
کہ ہو چالیس دن مین رانڈ کا سانڈ
کہ وہ مطلق بھی پہچانا نجا دے
کھلانا اوسکا تب گھوڑے کا ہے نیک
کھلا دے تب اوسے گلیا کے انسان
دیا اتنا ہی لہسن سیر دو دے
کہ گھٹی تھوڑی سی گھی مین گر ترو دے
کہ سمہہ ہے اوسکو حق مین اوسکا کھانا
رہے اوس خانۂ تاریک مین دن
چھوڑا دین میل کچھ مطلق نہ اوسکی
اور اونکا موٹا ہو دے او ایسا وہ
غذا ہے یہ گرمی کی دوا ہے
تو پھر مطلق لگا دو وہ نہ کچھ عیب
ہوا بالقصہ یہ قصہ جو کوتاہ
لگا اک دو دو خط گھٹنو لگا اندر
قوت گلے ہیں سے دے اوسکو بلا

نہو معلوم گر اوسکی تجھے راہ
چھوڑا دی گوشت او بھیجے کو ملکر
وہ چکنائی جو آتی جاوے اوپر
کرے اک پانچ دن یو نہین جو ہمہم
وہ شہی ہین آٹھ گن اوسکو نہ بھوڑا
جہان مین نام اوسکا گرگری ہے
نہ ہووے سبز دم گھوڑا جو اک چند
بال اوسمین باندھ اک کر گرہ بند
جو گھوڑی ہو تو رکھدے دبی تماشا
وپا صابون کا رکھ شافہ بناکر
دیا جون کان مین وہ ڈال اکی و
بہا پانی مین اوسکا بھر لیپ
رہی اک بات اب تجھکو بتانی
اور اپنے منہ سے تو سیٹی بجانے
منگا کر چار پیسے بھر گڑا کو
ملا کر بنگ بھی اک پانچ ماشے
جو گھوڑا لو ٹکر بغلو نمین جھاکے
شتابی جاکے لہسن پیسے بھر لے
دیا اک لینڈ ہاتھی کا منگا تو
یقین ہے خوب بچ جاوے وہ گھوڑا
کہ اوس سے یون گیا ہے ڈوب گیا
اوسے گر پگھلا کے تو اوسمین ملادے
نہین اسکے سوا اوسکی دوا کچھ

توہین کہ دو دن تجھے ای یار آگاہ
کہ کھاوے حریرہ سا ر اگل کر
اوسے لیکر اک باسن کے اندر
تو قوت ہو نہ اوسکی سال بھر کم

منگا کر ایک گلا بھیل بھلا کر
بہت سا دیگچے مین پانی بھر تو
سیلے مین ملا کر خوب سبکو
و گر اس سے زیادہ تو کھلا دے

بیان ہشت اقسام بیماری گرگری و علاج آن

وہ بیماری نہایت ہی بُری ہے
تو یہ تو جان کچھ پیشاب ہے بند
نکلنے مین نہوتا اوسکے تاخیر
بتاشہ یہ دوا بھی ہے تماشا
کہ پیشاب اوس سے بھی ہوتا ہے کھلکر
تو اوسے بھی یقین ہے فائدہ ہو
اور اوسکا اوسکی فوطون پر تو لیپ کر
کہ دو لوٹو نمین بھر کر صاف پانی
کہ گھوڑا اتن کے تا مشیاب آلی
فقط خالی ہی گلیا کر کھلا تو
کھلا کر دیکھ قدرت کی تماشے
دیا ہر لحظہ مضطر ہو کے کاتھی
مہیا و گنی مرچین لال کر لے
برابر چھال پیپل کی ملا تو
نہو پھر پیٹ مین اوسکے مروڑا
لگا رہتا ہے جاجسکا چھا
پھر اوسکو نال مین بھر کر پلادے
اگر بخشے خدا اوسکو شفا کچھ

سو اوسکی دھیان مین کچھ اٹھ بٹھ طور
تو اوسکے ناتر مین مرچ کر لال
رکھے شوریکی تپی بھی بدستور
دیا بیری کی تپی خوب سی چاب
دیا اک وہ سیر اک تیل لیکر
گرے گر یہ دوائی کچھ برائی
وہ گھوڑا ہو وے پھر مطلق نہ بیتاب
کھڑا ہو ساغری کو پاس جاکر
اگر گھوڑی کی سمجھے بند ہے لید
دیا دو پیسے بھر تو سونٹھ لانا
ولیکن ہے ضرور اتنی بھی باکید
تو ہو وہ باد سول اتنا تو پہچان
کچلکر بس کھلا دے آن کو خو
پلا دی چھانکر نالو نمین بھر بھر
مروڑ ہی لوٹ کر جو دم کو مارے
شتابی دو وہ لا تو اک آثار
اٹک کر وہ نہ چہ پٹنا تا جہان سے
کرے دم پیٹ و ہو بولی جو گھوڑا

پھر اوسکا گوشت ہڈیسی جدا کر
اور اوسکے نیچے مدہم آنچ کر تو
کھلا پانی کے اوپر اسے نکو خوب
تو پھر اوسکا بہت سا حظ اوٹھا
کہ جیسے بیٹھتا اوٹھتا ہے گھوڑا
ولیکن شرط ہے ہر ایک پر غور
کہ دو ہین ڈال کر ہی پیشاب فی الحال
تو البتہ کہ ہو جاوے خلش دور
رکھ اوسکے فرج مین تا کر دی پیشاب
پلا تھنون کے اندر آبہر ور
تو پھر بازار سے منگوا کی رائی
یقین ہے یہ کہ ہر اک دم مین پیشاب
گرا لوٹے سی پانی کو زمین پر
تو کرسا موتری کی جاگے تقلید
دو چند اوسمین پرانا گڑ ملانا
سہے وہ قاعدہ جبتک کرے لید
کہ جس سے گرگری کرتا ہی حیوان
یکایک گرگری ہے آوی جسکو
ولیکن خوب سا ٹھنڈا اوسے کر
تو بدلو جس سے جا ہی اوس سے بار
اور اوسکا نصف گھی لا کی نظر یا کی
بسود ہنیت سی چھو ٹیکا دہا نسی
تو لیکر اوسکے اگلا تالو مین تھوڑا

کہ تھا جو بادی کھانا اوسکا بھولی
سو ہاگہ بھون کر یا پانچ ماشے
اگر پوچھے کوئی کتنا ہو پانی
او سو دو سیر قائزہ کی طرح ای یار
نہو گر کچھ سبب اور گھوڑا لوٹے
کہ پروا ہو گیا تھا اوسکا بوڑا
دوا کر پہلے لیجو آنت اندر
تو پھر یہ جان منہ چھوٹا ہی بڑ کا
طرح اوسکی بتاؤں تجھکو اب ہم
پھسلنا اوس بغیر اوسکا ہی مشکل
چلا دیتے ہیں اپنا پونہچا تک ہاتھ
مگر دیکھا ہی مینے اس میں اکثر
کھلایا کر یون ہی تو اوسکو ہر روز
اگر انمیں سے ہو کوئی نہ ای جان
ذرا گھوڑے کی منہ کو تو اوٹھا کر
نہو گر جاری اوسکا پیٹ یا گور
تو اس سے دو بھی اوسی ہو تندرستی
یہی پہچان ہے قولنج کی جان
علاج اوسکا بتاؤں تجھکو بیدار
مری تقریر یہ کہ اک خرگوش
مع آلائش ایسا کوٹے اید و سست
اور اوسمین کالی مرچین آدہ پاؤ ڈال
ہمیشہ گرم اک دم دے تو پانی

سو ہو وہ بادی کی نیکو گیا بھول
پلانی میں دیکھو اوسکے تماشے
تو کہ اک پاؤ بھر اے یار جانی
گھڑا گر تھان پر اوسکو گھڑی چار
دیا ہر لحظہ کر کر لوٹے پوٹے
سو پھٹ کر آ گیا ہر اوسمیں جو دوا
کہ خطرہ ہر گی گر وہ باہر
کوئی سدا اثر ہو اوسمیں اونکا
نہو پر شور باد اس سے ہم
اسی خاطر تو اکثر مرد جا اہل
ہے آتی ہیں اڑنے سے پھر ہاتھ کھینچتا
کہ مر جاتا ہے یون گھوڑا اسقدر
وہ ہو جبتک کہ اچھا آ دل افروز
تو پھر قولنج ہے تو اوسکو یون جان
سر کہ جاناں سے اوسکو پلا کر
تو اوتنا ہی پلایا کر اوسے روز
زیادہ اسمیں ہوا گی ہے سستی
کہ ہین فوطے اوتر آتی چڑھتی ہیں ان
بشرطی اوسکو تو سنکر رکھے یاد
منگا اک مرغ کو پانی میں کر جوش
کہ ہو اک اوسکی ہڈی گوشت سے پوست
بتاؤں اب کھلانی کا تجھے حال
کہ ہی اوسکی اسی مین زندگانی

سے ہے گا منہ وہ گرم سے ہو گا پانی
کہ چھوٹیگا وہ پیہم سیکڑوں گوز
دیا اک نیم کی لکڑی ہو چھوٹی
کہ تا وہ اپنے منہ کو جو ہلاوے
تو جھک کر اوسکے فوطوں پر تو کر جلیان
دہن کر ڈال اختہ اوسکو فی الفور
نہوان جیسے میں گر کوئی ہے مقرر
منگا بکرے کے گلا پاؤ اک چار
وہ سارا الٹ ڈر اوسکو پلا دے
بہت سے گھی کو اپنے ہاتھ پھیر
ولیکن اس مرض میں جو ہین دانا
دیا لاتر کچور اک پاؤ بھر یار
مرے اک مہربان نے تھا بتایا
منگا دو سیر دو وہ اکو بھی جہار
ملا نصف اوسمیں آٹا موٹھ کا خام
دیا چاروں طرف سے خوب داغی
دی اوس داغ مین آتی ہو جا یار
وہ پاوے زندگی گھوڑا دوبارا
غرض گھوڑے کا منہ جبتک کھلا ہی
پر اوسکی جیب چ اور پاؤنکو کر دو
فصیلا جیسی بلا بھر اوسمیں دو سیر
کھلا اسب شام کو ای یار ہمدم
پر ایسی جا پہ اوسکو باندھ آیا

اوسے باد آتی گی وہ باد کھانی
یقین ہے خوب ہو جاے اوسی دن
انگوٹھے سے زیادہ جو ہو موٹی
اوسے وہ باد کھانی یاد آوے
جو ہو وہ سخت اور سوجی تو پہچان
نہیں اسکے سوا اسکی دوا اور
اور اوٹھ بیٹھے گھوڑا ہو کی مضطر
پکا کر اونکو کر جلد ہی سے تیار
کہ تا اوسکو دہانے سے وہ ہلاوے
پھر اوسکی ساغری کو کر گڑا گل
نہیں دیتے ہیں وہ گھوڑے کو دانا
اوسے کر کوٹ کر باریک تیار
اسے مینے بہت سے ہے آزمایا
ملا دو نونکو مست کر عقل کو گم
اوسے دی نصف صبح اور نصف سے شام
شکم پر اوسکے آگے نائزہ کی
کہ سمجھے اک کف دست اوسکو ہشیار
بجز گر چاندنی کا کوئی مارا ہو
تو تب تک اوس مرض کی یہ دوا ہے
اور اوسکو ڈال کر ہاون میں پھر کچل
شراب اک سیر ڈال اوسمیں لکر دیر
یونہیں چالیس دن تک کہتے ہیں ہم
کہ جبر جا پر ہوا ہو پہنچ نہ زنہار

مرض سینہ

سوا اسکے گلہری اور گیدڑ
کرو نہین اس مرض سے تجھکو آگاہ
نہین اس مرض کی کچھ اور پہچان
سمجھ بیست اس مرض نسخہ کو ردی
اسی کہنی کے موجب آدل افروز
ولیکن رکھیو دانی پانی کی قید
عوج جو بند ہو جاتا ہے محکم
بڑھا کر اوسکی پیشانی پہ رکھہ ہاتھ
تو بتا اوسکا نہین ہے کچھ پہ سینہ
از گرمی کہ ہین اور خون کہاری
یو نہین ہی ہین ان کی خوب کر غور
جو سمجھی گرم گرمی کی ہوا تو
پر اوس پانی مین ہے اسی مرض دیکھو
دیا اک کام کر اور اسے درد دست
برابر اوسکے منگوائی تو گوگل
دیا ساتھہ اونٹ کی اشکل منگا نا
یونہین کر سات دن تک اوسے ہم
ملا افیون کے پانی مین آٹا
وہ سبھی اور ہلدی میس باریک
رکھہ اون تینون کو اوس آٹے کی اندر
پھر اوسکی گولیان اک چہ بنانا
لہو جب ٹھیکر تو اوسکا ایسا بند
پھر اچھی ہاتھہ پر اوسکو سہان تک

دیا کرتے ہین تو نہین لوگ اکثر
شک اوسمین کچھ نہین واللہ اعلم
بتایا مین تجھکو آگے تو جان
منگا حیض کی دس بیس گیری
کیا کر پانچ دن تک اوسکو ہر روز
کہ تا کچھ اوسکے بحری کی ہو امید
تو پھر ہوتا ہے اچھا وہ بہت کم
ہٹا اک فرہ اوسکو زور کی ہاتھ
وہ سینہ ہے زمرد کا نگینہ
مساوی لا انگر کچھ اہ و زاری
نہو گر فائدہ تو فکر کر اور
تو پانی شیر گرم اوسکو پلا تو
تو اجواین ذرا اگر میسر جو شہر
لگا پر آگ کی جڑ کا منگا تو ست
کچل کر پاو بھر گڑ مین انہین ڈال
ڈالے اوسکو بتا تا ہو جو دانا
کہ تا کھل جاے بانکا تیرا ہمدم
اوس آٹے کا بنا اک گول پاٹا
غرض دونون کو جب تو کر چکے ٹھیک
رکھہ اوس گولی کو بھوبھل مین نا گاہ
سحر اور شام تو اک کھلانا
کہ آجاوے اوسی بیدی پسینا
پسینا سوکھہ جاوے وہ جہان تک

بہت سا اوسکی ہوتا ہے آرام
ٹھوکا اوسکی دیر ہاتھہ پہ جو ہین
خدا نا کردہ گر ہوجاے منہ بند
انہین دس سیر پانی مین چڑھا دے
یقین ہے اس سے بھی ہو جاے چنگا
جو چھاتی بند ہو جاتا ہے تھوڑا
کرون پہچاننی کو اوسکے مرقوم
اگر پیچھے کو ہٹ ایسادہ جاوے
دگر ہٹنے مین وہ گھوڑا اگر ہے
پر اون دونونکو تو اک پاو جھڑ لے
نہ دے پر دانا پانی وسکو تب تک
ولیکن تا بمقدر اوسکو کم تو
پہ شن رکھہ ہو وے پانی گرد جاے
اوسی تو اک مین سبب ست جلا
کھلا دے ایک باری اوسکو بالکل
ذراسی سوٹھہ کی دانی مین ملکر
دیا اک پیسہ بھر افیون کے تول
اور اک دو پیسہ بھر کی آنبہ ہلدی
منگا پھر بھنسیا و تنا سی گوگل
غرض وہ خوب جلا کر جبکہ ہو ٹھیک
جو کوئی تربت کا ہو بند گھوڑا
ادھر کو اور ادھر کو پھیر چہا تک
دیا باندہ ایسی جا پر اوسکو آگا

ولی بیکھٹکے ہو جاتا نہین کام
پلٹ جاتی ہین آنکھین اوسکی دونون
تو پھر تو یاد کر رکھہ یہ مری بند
رہی آدھا تو تھنو فسے پلا دے
وہین گویا نہالیوے تو لنگا
تو ہو جاتا ہے جلد اچھا وہ گھوڑا
بتاون سہل ہے تو تجھکو معلوم
کہ تیرا ہاتھہ سطلق دکھہ نپاوے
تو کر اوسکی دوا کی تو یہ تدبیر
کچل کر اوسکو جلد یسی کھلا دے
وہ بالکل صاف ہو جاوے نہ جب تک
زیادہ اس سے مست دایک دم تو
تو اک پیسہ بھر اجواین ہو اے یار
دی بھوبھل مین اندک بھل بھلا تا
خدا چاہے تو وہ جاوے ہوبہن کھل
کھلا دے شام کو پانی مین جل کر
اوسی پانی مین اپنی ہاتھہ سے گھول
منگا سبھی ہی تو اونٹنی ہی جلد
برابر تینون چیزین کر کے ایک
تب اوس گولی کو گھوٹو خوب بارہ
تو لازم ہے کرے تو اوسکو کوڑا
او تر کر خوب کپڑ و نسی اوسے ڈھانک
گذر جس جا نہو ہر گز ہوا کا

بہت سی کمل اوسیر اس طرح ڈالے
اگر سو فائدہ اور تو کری غور
ویا پانی مین تیرا اوسکو جا کر
ویا اک ڈھائی تپی آگ کی بے
منگا یا آدہ پاو اک ڈگو اسپند
منگا پھر بھنیسا اوتنا ہی گوگل
منگا نا پھر چھپا نمک اک پھٹکری بھی
سہاگا پھٹکری پھر بھون دینا
بنا کر گولیان سولہ یہ کر کام
اگر منظور ہو پانی پلانا
جواہر یا منگا اک سیر بھر تو
پھر اوسکو گوندہ کر سر کہ مین آیار
سفر مین اپنی گھوڑیکی تو اے یار
خبر اس طرح جس گھوڑیکی لیگا
اگر گھوڑا اترا گرمی کو ماسنے
اگرچہ وہ پسینو مین بھی ہو غرق
بھلا یاد آیا سن لے یار جانی
سفر مین گرمیونکی ہے جو دانا
چہارم تو مقرر کیجو بس کم
جو دن دیکھے ہون تو دیجیو یہ چیزین
وہین اک پاؤ بھر گڑ مین ملا سب
جو ہی پیلا تو گرمی سے ہے وہ پان
ولیکن پانچ دنکے بعد اے یار

کہ پھر اوٹھے نہ اوسکا اک نظر بال
تو اوتنی ہی پلا لا کر اوسکے دو
کہ ہو جاتا ہے خوب اوس سے بھی اکثر
فقط خالی ہی ملکر ایک دن دے
اور اتنا ہی منگانا گوری اسگند
مساوی ہون یہ پانچون کر کے اکثر
سہاگا اوتنا ہی اور لوٹ سجی
اور اون سب چیزونکو تو کوٹ لینا
کھلا اک صبح کو اور ایک دے شام
تو اس پانیکو لوہے سے بجھانا
بہت باریک کر یا دن مین اوسکو
کر اوسکی گولیان چالیس تیار
رہا کر دانہ پانی سے خبردار
تو وہ مطلق دغا تجھکو نہ دیگا
تو یہ کر روز گر خوب اوسکو جانے
یہ نہلاتے مین اوسکی تو نکر فرق
چھڑکنا منہ پہ بھی کچھ اوسکی پانی
وہی دیتا ہے کم گھوڑیکو دانا
کہ تا دم پر رہے وہ تیرا ہمدم
کسی بازار مین لے آ یہ چیزین
اوسی گلیا کی ہاتھو نسی کھلا سب
جو گاڑھا ہے تو بادی ہے وہ پہچان
نہو غافل دوا سے اوسکی زنہار

پلا اوسکو شراب اک سیر لاکر
یقین ہے یہ کئی دنمین کہ بالکل
نہین کرتا ہے کچھ مطلق خلل یہ
ولیکن کام اتنا کیجیو یار
ڈلا جو این خراسانی ہی جلدی
منگا کر مال کنگنی پاؤ بھر ایک
یہ تینون چیز مین بھی ہون سب برابر
منگا کر سیر بھر پھر گڑ پرانا
وہی رکھہ واڑ اور پانی کی تو قید
یہ نسخہ آزمایا ہے کئی بار
پھر اچھا نیلا تھوتھا پیسہ بھر لا
کھلا شام و سحر اک ایک ہر روز
جو گرمی ہو تو دانہ کم کھلانا
کبھی نکلے جو گرمی مین سفر کو
بہت سا پانی پاوے تو جہان پایا
اگر پانی ملا تھوڑا ہی تجھکو
کھلانا روز منزل پر پہونچکر
نہ کیجو دانہ کم گر نہین تاخیر
جو دبلا ہو تو ہرگز غم نہ کھانا
لگی بھر پھٹکری اور اوتنی ہلدی
لہو موتے اگر گھوڑا تو ہو شاد
سمجھ جی مین ملا اوسکی ہوئی آرو
منگا دو پیسہ بھر تو کھانڈ بورا

کہ آجاوے ہے پسینا تھر تھر اگر
اوسی ترکیب سے وہ جائیگا کھل
ولایت کی ہے لوگونکا عمل یہ
کہ منہ مین اوسکے گھی مل لیجیو یار
منگا لے اوتنی ہی پھر آنبہ ہلدی
پھر اوتنا ہی منگا لہسن بھی اے نیک
کہ وزن اوسکا یونہیں ہے بس مقرر
وہ ساری چیزین پھر گڑ مین ملانا
یقین ہے خوب ہو وی ہے یہ امید
اسی خاطر لکھا ہے مینے اے یار
کسی پتھر پہ اوسکو خوب پیسوا
کہ اچھا ہو وہ بالکل اے دل افروز
جو سردی ہو تو پانی کم پلانا
تو پھر پانی پلا پاوے جہان تو
اوسے پھر شوق سے نہلا وہان یار
تو اوسکی آنکھو اور فوطون کو دھو تو
مساوی نون آٹا دو ٹکے بھر
کہ اوس موسم مین کم دیتا ہے اکسیر
پھر اوسکے بدلے چار طوسمین کھلانا
نکر کچھ دیر ہرگز کوٹ جلدی
دوا کچھ مت دے گو ہون سو تجھے یار
لہو کا موتنا ہرگز نہین بد
دو چندان اوس سے کیدامی تو پورا

علاج ماندہ بند شدن ... اسپ

ع در بیان سفر ... گرمی ... سفر ... سفر ... بیجون

پلایا کرے پانی مین تب تک
اگر تپلا ہے وہ تو وہ دوا کر
پھر اوسمین تھوڑا آٹا تو ملا دے
ویا کرے روز یہ بات معروف
چبا کر نون تو اور باسی پانی
نلی سے پھونک آنکھ اوسکی مین بندہ
ویا پھر ایک رٹھی آنکھ گھس کر
بہ ستور اوسکو بھی سیکی پہ لگوا دے
بہم پسوا کے دونو کو ملا دے
اگر حد سے پرے آوے پسینا
جہانتک ہوسکی تو راکھ منگوا
جو سو کھی تو پیچ جاوے وہ حیوان
اور اک گل دے تو دم کی نوک مین بال
پر اک چالیس دن ایسے ہر دو دانا
جو گھوڑیکا کوئی بچھا بچھڑ کر جاے
ملا پھر بھیڑ کی تو اوسمین شکل
جتا دین اپ بکانی کی طرح ہم
تو نہین دو تین دن تک تو کیا کر
بقدر احتیاج اونکو بھی لیجو
کئی دن باسی پانی سے جو دھووے
ویا لیکر دہی کو خوب لت کر
ملے گر تیل بھی سر سونکا اوسکو
منگا کر آٹھ پیسے بھر تو صابن

لہو ہو موتنا موقوف جب تک
وگرنہ دے اوسے یہ اے برادر
کھلا کر پہلے پھر پانی پلاوے
وے تب تک کہ جبتک ہو وہ موقوف
کئی دن پھونک آنکھ اوسکی مین جانی
کہ ہو جاوے کئی دن مین خلل دور
لگا کر پھر تو پرسے اوسکے اوپر
کہ جلدی سے اوسے آرام آجاے
نلی سے پھونک کر اوسمین لگا دے
تو پھر مشکل ہے بھائی اوسکا جینا
اوسے اوسکے بدن پر خوب ملوا
نہو گر خشک تو اوسکو ہوا جان
تو ممکن ہے کہ اچھا ہو وہ بیمار
نہ بچھو مطلق اوس گھوڑیکو دانا
خلل یا کوئی ایسا اور ہے آئے
مساوی ہر پہر اک کو کر کی آنکل
تو باندہ اک چھپر الگری مین محکم
بقدر احتیاج اپنی لیا کر
ولیکن خوب سا پھر پیسک دیجو
تو البتہ کہ فرصت اوسکو ہووے
پھر اوس مین ڈال دے بار و لیب بھر
تو البتہ بہت سا فائدہ ہو
نمک نصف اوسمین اوسی کے مرد و دفن

ولے دو دھیان اوسپہ کھیو سے حد فزون
منگا اک پانچ تولے مرچ کالی
نگہ تجھ سے مین پھر کہتا ہون کر بہ
لگے گر آنکھ مین گھوڑیکی کچھ چوٹ
اگر شہلی پڑی ہے تو نکر دیر
ویا اوتنی ہی چینی پیس باریک
ویا سو شیر خوارہ کوئی سنکے بچے
ویا بازار سے لے گیرو اچھا
ویا اک اینٹ پسوا تو پرانی
اوسے ہو جو غمی نے آکے مارا
وہ راکھ اوسکی بدن پر ملیو تب تک
مگر دو گل تو دیدے اوسکی سر پر
دوا اور اوسکی ہے اسکے نہین کچھ
کہ پھر جبتک جئے وہ تیرا گھوڑا
تو پھر تو دیکھ بہت ہو یا ربتیاب
پکا خوب آنچ پر ان سکو تپلا
اونسے پھر بھر کے اوسمین اوسپہ کر چھوپ
ویا تیل اور افیون اور گیرو
اگر چہ ہو کسی گھوڑیکو خارشت
یہی رکھتا ہے حکم اے یار جانی
لگا کر دھوپ مین باندہ اوسکو محکم
ویا پانی کھٹیلون کا سڑا کی
نچوڑ کر باندہ اک کپڑے مین اوسکو

کہ تپلا ہے ویا گاڑہا وہ خون
ملا نصف اوس سے مصری اوسمین خالی
بدستور اوسکو بھی اوتنی ہی دیکر
تو تپھلی کا نہو جاے کہین گھونٹ
تو کر اوسکی دوا کی اس پہ تدبیر
بدستور اوسمین ڈالا کر تو ٹھیک
تو جب کہین جو نہین لیکر اوسکی کچھ
سہ چندان اوس سے اکہلی تو شورا
بدستور آنکھ مین ڈال اوسکی جانی
نہین اسکے سوا کچھ اور چارا
عرق وہ خشک ہو جاوے نہ جب تک
برابر سوئی کے کانون کی اندر
وہ نادر ہے جو ہاتھ اوسے کہین کچھ
کرے پھر تو غمہ اوسکو نہ کوڑا
ملا پانی کی مٹی مین تو پیشاب
پکانے کی تو دی ترکیب بتلا
کھڑا کر دھوپ مین کر سر بسر چھوپ
ملا کر وان خلل پاوے جہان تو
تو غافل بہت ہو بیماری ہے نشست
کئی دنکا سڑا حقے کا پانی
یقین ہے تین دن مین ہووے وہ کم
بدن پر اوسکو دن دو تین ملیو
رگڑ کر اوسکو باسی پانی مین دھو

کی دنمین یقین ہے مجھکو باگل
دیا پیپل ہنگا کر پیس باریک
بقدر حاجت انڈو تونکو لینا
پکا تو نیم کی پتی مین چانول
اگر یوچھے تو مجھسے اوسکی صیعا
اگر چالیس دن دی تو بد ستور
نہ بڑھتی ہون کسی گھوڑیکے گربال
وگر چاول کا دھودن پلاے تو
نہایت ہی بڑا ہے یار یہ روگ
مساوی پیس چونا اور ہرتال
کسی گھوڑیکے پڑجاوے اگر بھیر
نمک ڈال اوسمین کھاری آوے یا تو
اونھین پھر باندہ کر کپڑون سے پوتان
یونہین دو تین دن تک کر تو پیہم
تلی پر ہاتھ کی ٹھہا جو اک ہی
مبصر لیب جو اپنی کھوتے ہین
کسی گھوڑیکی گر آوے ادتر رس
پھر اوسکو تو اگر چاہی کہ ہو بند
بس اک دو تین دن لگا ہی بکھیڑا
اگر تیر لگا کر جاے گھوڑا
جلا کر ناک مین دلی اوسکی دھونی
دیا تو کائی پھل کو پیس لے یار
بکایا دودہ مین پیا بھر اثیر

نہین رہنی کی اوسکے جسم مین چل
ملا تو تیل کچے مین کرہو ٹھیک
لگا مٹی کو دھو پانی سے دینا
وہی ہین کرکے ٹھنڈا ہاتھ سہی ل
تو ہے چالیس دن تک اوسکی تعداد
تو بر ساقی کا بھی ہے پھر خلل و ک
تو مین تجھسے کہون بھی اسکا احوال
تو اوس سے بھی نہایت فائدہ ہو
کہا کرتی ہین کفگیر اوسے لوگ
چھڑک کر ٹاٹ سی باندہ اسکو الحجام
تو پھر جو مین بتاؤن وہ دوا کر
تلے کر آنچ اور اوسکو نکا تو
لپیٹا اون سکلے اور مونج کا بان
کہ تا اچھا ہو وہ اور دور ہو زخم
سوا اہل ہند کہتی ہین اوسی پے
تو پڑ آئی اوسے وہ بولتی ہین
تو رہنے دو اوسی بس مین دل کی بر
تو یہ اوسکی دوا ہی ای خردمند
خدا چاہی تو وہ ہوجاے اچھا
پرانا ٹاٹ تو بی کرکے تھوڑا
کہ تا جاتی رہے وہ سب بونی
نلی مین پھوک اک اوسکی مین دو چار
سکھا کر دھوپ مین پھر اوسکو پیس

یہ نسخہ خواجہ احمد کا ہے ارشاد
ملا کر اوسکو اوس پر دھوپ مین روز
لگا دی گر کوئی گھوڑا اگن باد
وے ہر چیز آدھی سیر ہو بس
پھر اوسکا وقت بھی پہچان لینا
اگن باؤ اوسکو سب کہتی ہین ای دو
ملے جاے اگر بیج او سمین چھنکے
بھرے گر گوشت پتلی مین کسیکی
علاج اوسکا مجرب مین بتاؤن
نلے سی پتلی نکلے اوسکی جب تک
چڑھا ہانڈی مین اک دو سیر پانی
رہے جب پانی آدھا تب نکر آنچ
رہا پانی جو ہانڈی مین بھی آدھا
تجھے پہچان پی کی مین بتاؤن
اگر حد سے وہ موٹا ہو زیادہ
خلل آتا ہے اوسمین جو تھوڑا
چھڑک اوسپر نمک تھوڑا سا کھاری
برابر لے تو چونا اور ہلدی
یہی ہے جان رکھہ اسکی نشانی
دیا کاغذ ہو یا گھر ہو نیلا
وہ دھونی جب لگی اوسکو جلکر
کہ تا آلایش اوسکی سب نکل جاے
پھر اوسمین نصف لاہوری نمک کو

سمجھ کر مست اسپ کرنا تو برباد
کہ جلد اچھا ہو تا وہ اول افرو
تو اوسکا بھی بتاؤن تجھکو اک اد
کھلانی مین نہ کچھ تا دیر ہو بس
کہ جب پینا اوسے پانی نہ دینا
اودھر جاتی ہین جسکے بال اور پو
تو ہون بال اوسکی نیچے اور گھنکر
تو لازم ہے کہ ہوش اوڑ جائین جسکے
جو مانی تو مفصل کہہ سناؤن
یونھین دو وقت باندھا کر دو تب تک
وس اوسمین ڈھانک کے پتی ہو جاوی
لپیٹ ہر ہاتھ پر پتی وہ تو پانچ
اوسی تو اک پہر تک اوسپہ پٹکا
رکھی جو کان تو سب کہہ سناؤن
تو جان آئی ہے پی ای مردسار
تو رہ جاتا ہے چلنے سے وہ گھوڑا
کہ تا چندی رہے وہ خوب جاری
کھرل مین پیس کر پھر اوسکو جلدی
نکلتا ہے سڑا پتلی سے پانی
ولے اندک اوسے کرلے تو گیلا
گھلے گا مغز ریٹھ اوسکا نگر کر
وہ اچھا ہو تجھے آرام آجاے
اوسکا اوس آدھی کی وہی زعفران ہو

علاج اگن باو

علاج غلیر

علاج دربیان آمدن پیپ

علاج سیسہ گسنار

خلش خار وغیرہ — درسم — سنگ تا — ورم پشت — زخم پیست — شستن زخم — کرم زخم — پوست سخت زخم

بناکر اوسکو رکھہ تو چھانکر پاس
دیا اک جا تو نہ مکھی کو پگھلا
پھر اوتنا اور کر جلدی ہی تیار
بڑا ہی نسخہ ہے اسے یار جانی
دیا روڑا کوئی پتلی تلے آے
دھر اوسپر کر کے کپڑوں کی تہ
یونہین دو تین دن گر ہو بچہارا
دیا سچو بھل ہی سم کی نیچے تو ڈال
جو سوجے پٹھہ گھوڑی کی کہین سے
لگانا اسپغول اوسپر یونہین تو
دیا کڑوا چپڑ دے تیل اوسپر
ولیکن اس عمل کا ہے یہ دستور
تو پھر اکسیر اوسکے حق مین جو ہو
رکھو کونڈے مین بھر کر پاس پانی
پھر اوسمین تیل کڑوا وہ ملا دو
پھر اک لکڑی مین باندھوا ایک لتا
نہ اوسپر بیٹھے گی مکھی کوئی آ
جو دھووے زخم کو اے مرد ہوشیار
کبھی بیٹھی نہ ہو اوسپر سیاہی
بلیم اور خشک تمباکو کو چھان
اگر ہو زخم پر چربی سخت
جب اوکھڑی چیکری اوسمین لگا خوب
سکھا کر خوب اوسکو پیس باریک

دیا کیجے اوسے دو سرخ بھرتا
ملا اوتنا ہی اوسمین شہد اچھا
پلا دو ہر دو سحر کے تھنے سے اے یار
کہ پہونچ خان کی ہے گی نشانی
کہ ہو مجبور گھوڑا لنگ ہو جاے
رکھہ اوسپر پانون اوسکا بچھہ مت پارہ
تو پھر ہو جاے اچھا وہ بچارا
بیاپے تین دن آمر و خوشحال
تو لیکر چکنی مٹی تو زمین سے
رہے یہ نسخہ بھی معلوم تجھکو
دیا ہو ڈال باسی پانی لیکر
کرے تب جب کہ تم غوگیر کو دور
وہ شے اوسکے لہو مین گھندان بکھو
کہ ہے مشکل بہت یہ بات پانی
اوسے دل خوب ہاتھوں سے اوٹھا لو
جہان وہ زخم ہو ٹھیکرا سا چھتا
نہ ہرگز سنہ کا ہوگا اوسکو خطرہ
تو پتی نیم کی پانی مین کر جوش
پڑے ہون اوسمین کیڑے کچھہ بھی پائی
پھر اوسمین شوق سے سیر اکہا تن
تو اوسکو سہل تو مت جان ہے سخت
بغیر اسکے نہین کرنی دوا خوب
چھڑک اوسپر کئی دن تا کہ ہو ٹھیک

یونہین گر تم کرو گے صبح اور شام
پھر اوسمین کاٹ کی پھل تھوڑی ملا دے
یونہین دو چار دن تو دیکھ کر غور
لگے گر میخ کھل بند نہین چڑھ کر
تو پھر تو اوٹھہ کسی کی کچھہ نہ کر شرم
پھر اوسپر ڈال پانی تھوڑا تھوڑا
تجھے ترکیب ہے جو یہ بتائی
کہ تا جاتا رہے وہ لنگ اوسکا
اوسے تو گوندھ کر اوسپر لگا دے
دیا صابون لے اور گرم پانی
یقین کر رکھہ خواص اسپ کا ایک
لگے گر پیٹھہ گھوڑی کی پڑے چور
پرانا آدھ پاؤ اک سے لیکے چونا
کرو ہرگز نہ یک پل دیر اسمین
اوٹھا لو اور وہین دو پھینک پانی
اوسی لہو کو چیر و پھر کے تم یار
بھر آوے گا گھی دنین وہ سارا
اوسے دھو اوس سے پاک کر تو اسے یار
اگر اوس زخم مین کیڑے پڑے ہون
پر اوسکو لیپنا مٹی ہے پیارے
نمک اور گھی لگا اوسپر کئی دن
جو چاہے زخم جلدی خشک ہو جاے
دیا جوتی کا چمڑا لے پرانا

تو آلایش کا رہنے کا نہین نام
اوسے تو ایک تھنے سے پلا دے
نہ ہو اچھا تو پھر کچھہ فکر کر اور
چھبی یا کھوپڑہ پتلی مین پڑھکر
کرا نیم ہاتھ سے اک اینٹ کو گرم
کہ تا گرمی سے گھبراوے نہ گھوڑا
مغل کہتے ہین سنگ پا اوسکو بھائی
سنوار جاوے وہ سارا ڈھنگ اوسکا
کہ بس وہ بیٹھہ کر اوسکو مٹا دے
اوسے دھوا اوس سے تا ہوجاے کافی
اسے تو جان لے ہین سب بد و نیک
سیاہی لوگ کہتے ہین جسے سوکڑ
اور اوس سے تیل گر ڈالیکے دونا
ملا دو کوٹ کر چونے کو اسمین
کہ وہ شے ہے نہین کچھہ کام آتی
کسی دن بس کسی دن بند سوبلہ
ہرا ہوگا نئے سر سے دوبارا
ولیکن غور کرنا تو اوسے ناگ سن
تو وہ پھر ہو نمین چھوٹی یا بڑی ہو
کہ اوسمین گھٹ گئی وہ مرجائے سارا
اسے اوس نے وہ چیرین ہین لیکن
تو لازم ہے کہ ہے گی لید منگوا
کہ ہو ہرگز نہ اوسمین کچھہ پتلا

اوسے بھی پیسکر چھڑکے اوسی طور
چھڑک یا اونٹ کی پسلی جلاکر
لگا تیل اوسپہ تو دن پانچ یا سات
سمجھ مت اس امر نسخے کو تو کھیل
کئی دن گر گرے اوسکو مہینہ یار
پلانا ساتھ پانی کے ہے بہتر
گھڑی جو بیچ مین تھنو نکے گر ہو
منگا کر پاو پھر تیل اوسکو گرم
جب اوسمین خاک ہوجاوین وہ جلکر
بچھیرا جو تولد ہووے اے یار
یقین ہے جب بڑا ہو تب ہولا چاپ
تو پھر جب ہو بڑا تب یہ یقین جان
بظاہر جتنے اختہ کے ہین آثار
علاج اوسکا ہے خوب آیا مجھے یاد
لگن مین پھر رکھے لے ہاتھ پر تو
نہو ڈیا ہے لیکن بیچ ٹھنڈی
سبھی ہوجائیگا اوسکا خلل دور
اگر گھوڑی کی اوبھرے ہیل ہڈی
لگا دے اوسکو پھر اک ٹھیکری گرم
فقط مصری بھی باندھو کوٹکر یار
چھڑکنا پر نمک وسپر تو اے یار
اوسے اک دس پہر باندہ دیں پہ اگن کر
دیا اک اونٹ کی پسلی کو گر گرم

یقین ہے خشک ہوجاوے وہ فی الفور
کہ تا اچھا کرے اوسکو سکھا کر
ولیکن تھوک ہی مین گھسکے زرات
منگا اک چار پیسے بھر امر بیل
تو مٹھرین موتین اوسکو نہ نہار
کہ کرتا ہے فواید یہ بھی اکثر
اوسے تو کاٹ کر وائے اگر ہو
بھلا وین ڈال دے اوسمین نکر شہرام
سب اک باسن مین کھہ چھوڑ اوسکو
اوسے گرنے زمین پر دے نہ زنہار
فلک تک پہونچے اوسکے نالی کی گرج
ہلا دے وہ نہ گھوڑی کی طرف کان
وہ پاے جائین ہین اوسمین نہ بہار
جو منصف ہو تو سنکر اوسکی دے داد
اولٹ بال اوسکی دم کی سنبر تو
رہے اک لحظہ اوسمین ڈوبی وہ دم
اسی تو آزما گر ہووے منظور
تو پہلے کر دوا مت ہو پسند ہی
وہین پھر ٹھیکری گو آگ پر دھر
تو ٹھہرے بیل ہٹی پھر نہ زنہار
کہ بن اوسکی نہ مٹھی گی وہ زنہار
تو اتر وہین اوسکو تین دن کر
اوسی سینگ اوسکے اوس اور
گرنگر شم

ویا سبزی منگا کر خشک پسوا
اگر چاہے کہ نکلین زخم پر بال
بچھیرے کو جو جانے سوبڑا ہی
نکل کر اوسمین گڑ تھوڑا ملاوے
سہاگو بھونکر یا دے اوسی روز
لب بالا کو یا اوسکے پکڑ کر
نمک ہلدی اوسے دے تین دن روز
لگا یا کر اوسی اوس زخم پر یار
جب اچھا ہوگا زخم اے نیک فرجام
لگا خوب اوسکو اک کمل مین لپیٹ کر
اوسی ایام مین تو یار اکثر
بظاہر تو نظر آوے وہ ابتر
گھر مین آوے جب گھوڑے کے لیچکا
بہت سے چاولونکی گرم لیچ
ولیکن باندہ نا مضبوط اگار تی
سڑک پر تا بدن کو جھڑ جھڑا کر
نکل جاوےگا وہ لیچکا گر کا
ملا افیون بتاسے مین دو چندان
وہ جب ہو گرم تب باندہ دے اوسکو
جو باندھی بھل بھلا بکر لگا کر دہ
دیا تھوہر کی ٹھنی بھل بھلا دو
رہین گے بال قائم ہوکر وہ دور
کئی دن مین جم جاوے گی اچھی

وہ چھڑکی خشک تا وہ زخم ہوجاے
تو سن رکھ یار اوسکا مجھ سے احوال
تو سن مجھ سے یہی اوسکی دوا ہے
پھر اوسکو بعد دانے کے کھلاوے
وزن چھ ماشہ ہو وہ اے دل افروز
اگاڑی کی طرف کھینچ اے ہنرور
پھر اگر بس کرا اے یار دل سوز
سحر سے شام تک دس ہیندہ بار
نہین رہنے کا مطلق اوسکا تب نام
پھر اوسکے بعد تو رکھ دے زمین پر
ٹھی گھی اوسکے فوطون کی جگہ پر
یہ باطن ہے وہ اختہ ہو مقرر
تو پہونچے دل کو بس مالک کے وہ چکا
وہی جسکے بتاؤن اوسکے لئے بیچ
اور اوسکی کھول دینا تو پچھاڑی
لگا دے سب کمر کی وہ کڑا کے
نہوگا پھر تجھے کچھ غم سفر کا
ہتھیلی مین مل اوسکو اے سخندان
یوہین سہنے دے جبتک خوب وہ ہو
تو ہوجاوے کئی دن مین وہ مردہ
اور اوسپر تھوڑا صابن پھر لگا تو
نہین رہنے کا غم تو ہوگا مسرور
تو خالص ہی ہوجاوےگا کچھی

علاج جراحت

علاج قولنج

علاج

قباحت اسمین ہی لیکن بہرحال
دیا ڈھیلے سی بھی سینکے بدستور
اگر اوبھری ہو ٹینک یا چکا دل
جو چاہی تیر اگھوڑا چھوڑے جھولی
دیا اک پاؤ بھر دی سونٹھ ای جان
جلا ایکھون مین اوسکو خوب تو پیر
جو گھوڑا دھا فستا ہو تیرا اکثر
رکھ اوسکو چھید کر اورک کی اندر
نہو دو مین دن مین فائدہ جو
دیا اونی ہی تپی بانس کی لے
دیا دی سیر بھر اجواین اے یار
ہمیشہ اوسمین سے اک دمڑی بھر
دیا پانی پہ دے اونی ملائی
جو گھوڑا خشک کھانسی کھانستا ہے
مسادی ہینگ رائی اور نمک ہی
کھلانا چار پیسے بھر ہے بہتر
یقین ہے اتنا وہ کھانے لگے گا
جو چاہے آنو مٹی نکلے ساری
نمک تین آنولا اور ہڑ بہیڑا
مقرر کچھ سمجھنے کی بھی ہو چھال
بہت سا لی دہی اور تھوڑا پانی
پھر اوسکو لید مین گھوڑی کی تو گاڑ
بقدر ایک پاؤ بھر کی بیس دن وز

کہ نکلین گے نہ اوتنی جا پہ پھر بال
تو پھر ہی یہ یقین ہو جاوے دو دو
تو سینک اوسکو بھی اوس سے خوب بلما
تو پسلی پر جو اوسکی چاہی پولی
ملا نصفا اوسمین سجی جب سی چھان
بنا کر اوسکی پوڑیان ایک چالیس
تو پھر مین جو کہون سو وہ دوا کر
نہو اور کچھ ٹکے دو بھر سے کمتر
تو پھر دو چار دن تک دے تو اسکو
پیا بانسی کی پتی یا اوسے دے
منگا اور کوٹ کر اوسکو تیار
دیا کر شام کو دانے کے اوپر
ہمیشہ پاؤ بھر آمیر سے بجائی
اوسی کہتے ہین یہ سب دھانستا ہے
یہی بہتر ہے اسمین کسکو شک ہی
رہی پھر فائدہ دائم بہر بہر
کہ تو دیکھ اوسکو گھبرانے لگا گا
تو کر ساڑ ہی ہی نسخہ کو جاری
منگا بازار سے یہ سب بہیڑا
سبھون کو لیکے تو جو کوٹ کر دال
پر اوسمین ہے کہ جسمین جا کہ چھانی
پر اس ڈھب سے کہ ہو اوس جا پہ پھر گاڑ
کھلانا بعد دانا ای دل افروز

جو سینکنے سے پہر گرم اوسکو تو دانم
دے کرنا عمل یہ ابتدا مین
اگر بالکل نہو جاوے گی بہتر
دیا کر چارہ بارہ داغ فی الفور
پھر آٹا ماش کا اک پاؤ بھر لے
دیا کر روز اک پانی کی ہمراہ
مجرب ہے نہین مین ہانکتا تنگ
اوسے بھوبھل مین کھکر بھبل جلائے
بقدر اک پانچ پیسے بھر کی لیکر
دیا پھر آدہ پا لیکر کٹالی
اوسے پیشاب مین ہفتہ آٹھ بو کر
یقین ہے یہ رہی اوسکو نہ وہ کھانسی
نہو وہ پھانس اوسکی جب تلک دور
اگر گھوڑی کی ہے کچھ جو کی تدبیر
اگر کچری بھی اتنی ہو تو ہی خوب
وہی دانی کے اوپر سے کھلانا
قرار پیٹ مین گھوڑی کے گر ہے
بنا دی اب کہون مین جس طرح سے
غرض رائی بھی ہو کچری ذرا ہو
روایت اوسکی یون کرتا ہی راوی
اوسی پھر اک بڑی مٹکی مین تو بھر
جب اوسیر گذرین ان بھی پانچ ماسات
اگر اس سے زیادہ کچھ کھلاوے

تو البتہ رہین بال اوسکے قائم
نہو گا نفع مطلق انتہا مین
زیادہ تو نہووے گی مقرر
مگر اوسکے سوا اوسکی دوا اور
پکا تمینون کی روٹی تو ملا کے
کہ تا چھوڑے وہ جھوٹی تیری دودھ
تو خاص اک چمچہ آسنگا ہینگ
کچل کر بعد دانہ کے کھلاوے
دیا کر پیاز اوسی پانی سے کے اوپر
کھلا دبھبل جلا کر اوسکو خالی
غرض اک تین دن اوہین تو رکھ کر
نکل جاوے کلیجے کی تری پھانس
پلٹتا رہ یہی چیزین بدستور
تو سن یہ کھ مین بتاؤن تجھکو نسخہ
ملا آٹے مین بنا کرکے جو کوب
ہمیشہ بس یونہین مت بھول اجاب
تو پھر بس آنو کا البتہ ڈر ہے
مجھے معلوم ہی وہ اسطرح سے
پر اجواین بھی ہوا ور سونٹھ بھی ہو
کہ سب چیزونکو لینا تو مساوی
روا مین ڈال وہ اوسمین ملا کر
تب اوسکو یون کھلاوے مرچ دس بار
تو ساڑ ہی کی تو کیفیت اوٹھاوے

بشدت یا ہو گرمی یا ہو جاڑا — ہمیشہ فائدہ کرتا ہے بساڑا
جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو — دہی کے بدلے سرکہ ڈال دیجو

مہیلا ہضم کرتا ہے اگر ہو — بتا دون اوسکی بھی ترکیب تجھکو
ملایا کر تو میتھی موٹھ مین یار — کبھی پھر ہو مصالح بھی نہ درکار

اگر پایا ہو گھوڑا کچا دانا — تو تر کر ساتھ دانے کے کھلانا
ویا منگوا لے سونف اک سیر و سیر — شتاب اوسمین سے بھون لے وہی نہ کر دیر

رکھ ان دونونکو تو پر کوٹ کر خوب — سن اب مجھ سے کھلانے کا ہی اسلوب
بقدر دو چھٹانک اوسمین سے ہر روز — دیا کر بعد دانے کے دل افروز

مرے اک دوست کا ایجاد ہے یہ — بتایا تھا مجھے سو یاد ہے یہ
سہ پہر پھر فائدہ دائم رہے لیک — کہ ہے گھوڑے کے حق مین یہ بہت نیک

جو ہووے دم بدم گھوڑا مری جان — تو ہے سہروی یا بادی ہے پہچان
منگا کر میتھی یا سویا برابر — کھلا دے سب کو دانے مین ملا کر

نہ ہو پر آٹھ پیسے بھر سے وہ کم — یونہین دو چار دن تک کر تو پیہم
جو ہو تیرے کسی گھوڑے کے مسا — علاج اوسکا مجرب ہے یہ پڑھ جا

بنا کاغذ کی پھر تو ایک پونی — جلاکر اوسکی دے اوسکو تو دھونی
گھڑی چار اک تلک گھڑ ونکو کر — پیا پے اس عمل کو تین دن کر

یہ مسن رکھنا تنگ گھوڑی کا لگی گر — تو غم کی جا نہین کچھ سوچ مت کر
بھگو پانی مین کاغذ کو تو تنگ — رکھ اوسپر اوسکو اوس پر کھینچ پھر تنگ

بتاؤن اب کہ اوسکو کب تلک کر — وہ ہووے جبتلک کہ اچھا تب تلک کر
کوئی گر شیر دم گھوڑا ترا ہے — تو پھر کر یہ مجرب تو دوا ہے

کہا تو مان سے سیر انگور دیر — منگا بازار سے پیاز ایک دو سیر
کتر اک پاؤ بھر اوسمین سے باریک — چھڑک فون اوسپہ تو ٹھیک ہو تو

سہ پہر بعد جو پانی پلاوے — تو لازم ہے انسے اوپر کھلاوے
یونہین گر آٹھ دن اوسکو کرے تو — تو لازم ہے کہ دھیان اوسپہ دھرے تو

کہ گر ہے فائدہ تو اور بھی دے — وگر نام اوسکا منہ سے بھی تو مت لے
وے گرمی کا تو مت خوف کیجو — کرے گر فائدہ تو اور دیجو

نہ کیجو خوف کچھ گرمی کا زنہار — مکرر آزمایا ہے بتکرار
ویا یہ دوا نسخہ کر ای جان — منگا بازار سے سوکھے ہوئے پان

نکال اوسمین سے تو پھر چار تولے — گجر دم پول مین اپنے بھگو دے
کھلاوہ بعد دانے کے کئی روز — کہ تا اچھا ہو جلدی سے دل افروز

اسے ملنے بہت سے آزمایا — میان باقی نے مجھکو تھا بتایا
جو پوچھے شیر دم کا مجھسے احوال — تو پہچان اوسکی کھدون تجھسے نشانی

وپٹا شیر دم کے حق مین سم ہے — اگر ہے جو دم بہت وہ شیر دم ہے
نہ چھوٹی گر کسی گھوڑی سے ہو گھوڑا — تو کر یہ ڈول جو لگ جائے جوڑا

مثانی مین تو اک مادی کے بھرا تھا — لگا تھنون سے نر کے زور سے تھا
یقین ہے یون کئی دن جو کرے گا — تو وہ گھوڑا ترا سہنا رہے گا

اگر تو چاہے یہ ٹھنڈا ہو گھوڑا — تو باسی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا
چھڑک فوطون پر اوسکی دیکھ دہی بار — کہ تا شہوت تو اوسکی کم ہوا ہی یار

بہت چھوٹی ہو جس گھوڑے کی آلت — یہ بیشک ہے نجابت کی علامت
یقین ہے اوسکی بچے خوب ہونگے — ہر اک دل کو وہی مرغوب ہونگے

طرف سے اوسکی منہ مت موڑیو تو — اوسکو گھوڑیون پر چھوڑیو تو
پر اوس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑیو مت — کہ جسکی فرج تنگی ہو نہایت

اوسی کی وہ اصالت کا ہو قابل — کہ جسکی فرج دیکھے چھوٹی عاقل
اگر چاہے کہ گھوڑی لائے لنگ — تو اوسکا بھی بتاؤن تجھکو ڈھنگ

مسور اور بینگن اوسکو دے کھلا کر — تجھے تا خوش کرے آلت نا لا کر
برابر دونون چیزین سیر سیر بھر لے — کھلانا تین دن تک اے دل افروز

۵۱ در ہضم مہیلا ۵۲ علاج سلس بول ۵۳ علاج مسا ۵۴ علاج شیر دم ۵۵ تدبیر مستی نر ۵۶ تدبیر مستی مادیان

دیا باسی اوسے روٹی کھلانا
تو گرنہ ابتدا مین اسے سخن ور
وہی پیٹ اوسکا جون جن پہلا جائے
اگر گھوڑی تری بچہ جنے آج
چھوڑا وہی اوسے گھوڑا پانچوین دن
سمجھ لینا یہ گھی دینے لگے جو
کہ جتنا اوسکا ہووے سخت بہائی
کئی دن باسی پانی فرج پر مار
عرق وہ پیاز کا اوسپر لگائے
کوئی گھوڑا اگر ہو ہیس جانی
رگڑا اوس مینگن اور پانی کو ہر روز
استاکثر ہے مین نے آزمایا
ملا دے تھوڑی سجی اور چونا
اگرچہ تجھکو ہو یہ بات منظور
لگانا تیل اور سیندور اوسپر
تو پھر سیدھے نکل آوین وہان بال
تو گھسکر بال وانکے پھینک دیجو
یقین ہے وان کی نکلین بال پھر تنگ
پھر اوسکے بعد چھپنے یہ گھری
اوسے تو ڈال کھر پانی کے اندر
ملا پھر بول مین انسان کے اوسکو
جو سوجے پانون گھوڑے کا نہایت
لگایا کر اوسے تو سجا یہ ہر روز

کہ ممکن ہے اوسے آتنگ لانا
نہین ہونے کی گر بھی وہ متقر
تو لازم ہے کہ کم دانہ کھلائے
تو پھر آتنگ کی ہو وہ نہ محتاج
نہ رکھے اوسکو زیادہ پیٹ کر دان
کہ گھی ہر روز بس اک پاؤ بھر ہو
اور اوسکے پیچ مین قوت ہووائی
کہ تا آتنگ ہو موقوف اے یار
تو بس فی الفور اوسے آرام آئی
تو اوسکی سن دوا جھسے بانی
تو اون اغون کے واسطے اے دل افروز
نہین مطلق کبھی فرق اسمین آیا
ملا پانی پھر اندو فونمین چونا
کہ گھوڑے کی گردن بھونریکو مین دور
نکل آوین گے بال اوسکے برابر
نہین رہنے کا کچھ بھونر کا خیال
خدا کے واسطے مت دیر کیجو
نہو ہرگز تو اونکو دیکھ کر تنگ
کہ خون ایسا ہو جاری جو نہ ٹھہری
کہ تا پانی کے اندر وہ رہے تر
لگا چھنون کے اوپر پھر اوسی تو
تو کچھ زنہار تو گھبرا یو مت
کہ اچھا تا وہ ہو جلد اے دل افروز

جب آتنگ اوسکی آخر ہو گئی پرانے
و گر اوسکا تجھے بچہ ہے لینا
سبب یہ ہی کہ دب جاوے گا بچا
چھٹی مین چھوڑ گھوڑا اوسپے آیا ر
والے نزدیک جب جنی کے تیرے اوس
اور اب تعداد اوسکی سن لے مجھ سے
و گر چاہے کہ ہو موقوف آتنگ
کسی کا گر کہین جل جاے گھوڑا
یہی انسان کی بھی ہے دوا یار
کہ ہیکل کاٹ کر پانی مین اک ڈال
یقین ہے بیس دن مین آرام ہو
اگر چاہے تہنی کٹ جاے پیارے
کئی دن پہ پی اوسپر اسی دھج
تو مین تجھکو بتاؤن حکمت اک دوست
کچھ اوسمین ذرہ ہیجاو خلل گر
کبھی جی مین ترے یہ بات گر آئی
لگایا کیجو اوسپر خشک ہلدی
جو ہو پشتنگ کسی کے یا دکھا دل
بہت سی پھر منگا جڑ آک کی دوست
بقدر احتیاج اوسمین سے گردی
بندھا رکھے اوسپر اوسکو رات دن اور
منگا کر پھٹکری اور بھون کر چھان
دیا سیسی کا اک موٹا کرا ڈال

تب اوسپر چاہیے گھوڑا تو چھڑوا
تو دن دو تین اوسے دانا نہ دینا
دیا گر ہی پڑے گا پیٹ کچا
کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار
تو لازم ہے کہ اوسکو گھی کھلا دے
پیالے گھی اسے چالیس دن دے
تو پھر مین جو کہون سو کر تو بے ننگ
تو زخم اوسکا بہت ہو یا ہو گہرا
مکرر آزمایا ہے یہ سو بار
ملی اوسکو ہاتھ سے تو خوب تا ل
وہ داغ اوسکی نہین رہنے کی نہار
عمل کرنا تو کہنے پر ہمارے
کہ تا وہ کاٹ کر کر دے برابر
دہانے کا استر سے کاٹ دی دوست
تو پھر اوسپر دوبارہ وہ عمل کر
کہ عقرب اور ستارہ دور ہو جائے
تو پھر نکلین وہان گر بال جلدی
تو مونڈ اوس جا کے بالونکو تو اول
اوتار اوس جڑ کی اوپر سے تو وہ پوست
اوسے پھر کوٹ کر تیار کر بے
تو نہین گرسات دن تک اے عزیز
ملا سکے ہین اوسکو اے مری جان
کہ اوسکے بوجھ سے تا ہو وہ پامال

علاج چشت کھول علاج عقرب و ستارہ علاج پھوڑی دفع مستی علاج برص علاج سوختن علاج دفع مستی علاج دفع بزرگ

مگر ہین یہ نسخے آزمائے
اوسی ملکر وہین گڑ مین کھلادے
دیا ہے گیرو اور اکالی مرچین
ولیکن دونون چیزین جیسے دینا
تو رکھہ کپڑے کی گدی اوسپہ کرکر
کسی گھوڑے کی گر ہو جاے بدنام
منگا نصف اوسکی مرچین سب ابنجان
کھلاو تنا اور سحر اتنا ہی شام
دیا تیل اور بھلاوان تو اوسی دے
کھلا چالیس دن تک اس قدر روز
اگر بدنام مادہ ہووے یا نر
یقین ہے اوس سے برساتی بھی ہو دور
تو اوسپر باندھ تو مکڑی کا جالا
یہی انسان کی بھی ہے دوایا
لگا ملتانی مٹی کو رگڑ کر
دیا منگوا اکالی زیری آئے یار
یہی کہتے ہین جتنے ہین مبصر
مدام آیا را جواین منگا کر
جو برساتی کسی گھوڑے کی ہو یار
یقین ہے یہ کئی دن مین کہ اے یار
غرض جو چپ رہی برسات بھر نر
منگا بازار سے گھی ڈھائی آثار
چڑھا دے گھی تو اک باسن مین جلدی

اسی خاطر تجھے مینے سنائے
کہ باتی کو وہ بالکل مٹادے
بہت سا کوٹ تار ہوین کر چھین
تو ادھ پاو اندونون کو لینا
ولیکن خوب اوسی پانی مین تر کر
تو پھر جمین کہون تو کرو یہی کام
انھین بھی کوٹ کر کر دی کپڑ چھان
وہ جبتک کھلاتے تب تک ہو آرام
مساوی دونون چیزین کو وہ بکرے دے
ولیکن تل ہون کالی اے دل افروز
دوا دونون مرض کی ہے یہی گر
کھلاوے تو اگر اوسکو بدستور
تو ہو وہ بند گر ہو خون کا نالا
بنایا مینے آگے تو ہے مختار
کئی اک روز ان فوطون کے اوپر
لگا پانی مین پیسوا کر کئی بار
مرض ہوتا ہے یہ ترکی کو اکثر
کھلادینے کے اوپر دو ٹکے بھر
تو کر جو مین کہون مت کر تو تکرار
وہ برساتی نہین رہنے کی زنہار

اگر اوپر چھلے کسی گھوڑے کے تھی
نہین وزن اوسکا کچھہ سننے مین آیا
کھلا دینا یہ دونون بھی بدستور
کسی گھوڑے کی جاوے باچھ گر پک
نہو جبتک تاتے اچھا نہین کرنا
سمجھنے کی تو لے دو پیسہ بھر چھال
بہم اندونون چیزون کو ملادے
مجھے اک آشنا نے ہی بتایا
تجھے مین وزن سے کر دون خبردار
کچلکر خوب دونون کو ملانا
جو نر ہو تو وہ ہوتا ہو اگاڑی
نہو گر زخم سے گھوڑے کا خون بند
دیا اوسپر سہاگہ پیس کر ڈالی
جو فوطے ہون کسی گھوڑے کے بھاری
ولیکن ٹھنڈے ہی پانی مین لگانا
جو ٹپکے اوسکا گرنا گرم کر کر
جو گھوڑا کم کوئی پیتا ہو پانی
یقین ہے کھینچ کر پانی وہ پیوے
سنگھاڑا رس مین لیمون کے رگڑ کر
رکھے گر دل سے اگر میری طرف کان

تو پھر جب کچلی مین ہو نہ چھتی
اسی خاطر نہین یان کہہ سنایا
کہ ہو جاوے خلل تب کا سب دور
مبصر سارے کہتے ہین اوسے سنک
ہمیشہ گدی اوسپر تر ہی دھرنا
اوسی بس کوٹ کر باریک کر ڈال
ملا کر پھر مہیلے مین کھلادے
یہ نسخہ ہے اونھون نے آزمایا
لگے دو بھر اک انمین سے ہو یار
سحر پیش از نہاری کے کھلانا
جو مادہ ہے تو ہے اوسکے پچھاڑی
تو پھر میرا کہا مان اے خردمند
کہ بس ہو وہ لہو بند اوسکا فی الحال
تو سن مجھہ سے نکر کچھہ آہ و زاری
مفصل کہہ دیا مت بھول جانا
سراسر وزن اون فوطون کے بھرکر
تو سن ترکیب اوسکی مجھسے جانی
کرے جب خوب وہ نوش وقت جیوے
کئی باری لگا ہر روز اوسپر
تو کہہ دون تجھسے برساتی کی پہچان
وہ برساتی ہے تو اوس سے بہت ڈر
اگر اونٹنی ہی تو پتی پیسکر ٹھیک
ٹے اونکو بہت سا کیجیو لال

ترکیب راتب حلوا و کھیر

اور اونٹنی ہی تو پیسوا ہلدی آپکا
بھنتے تا خوب اول سب سے ہلدی

پھر اونٹنی ہی کو ادرک کو ...
پھر اوسمین ... اور ادرک کو تو ڈالے

علاج پیچی
ع بیماری بدنام
ع بندکرون خون
ع علاج فوطہ بھاری ع علاج ... ع علاج برساتی

ملا پھر پانچ سیر اوسمین مٹھائی
بڑھا نار فتہ رفتہ سیر بھر تک
جو سارے جاڑے تو یونہین کھلاوے

اوڈیل اک دودہ دس سیر اوسمین بھائی
کہ ہی اکسیر یہ حلوا اسے درک
تو گھوڑا تجھکو اک عالم دکھاوے
کبھی تیار جو گھوڑا کیا تھا

اوٹھا رکھہ سستہ حلوا سا بنا کر
بنانا یونہین پھر جب ہو چکے یار
قسم ہے کیا عجائب ہے یہ نسخہ
تو مینے یہ کہین نہ بتا دیا تھا

دیا کر پاؤ بھر پانی ملا کر
نہین ہے کچھ بتانا تجھکو درکار
بہت نادر غرایب ہے یہ نسخہ

وگر چاہو کہ تو گھوڑیکو دے کھیر
جھیلا موٹھ کا پکوا اسے تلوا
پکے جب خوب تب اوسکو جمانا
نہین ہے وزن کی کچھ اوسکے درکار
مجھی کہنی تھی جو جو بات منظور
جو دیکھے غور سے تو اسے خردمند
کیا ہے بیس ونہین کہہ کے مرقوم
کچھ اوپر تھا مرا چالیس سے سن

ترکیب دادن کھیر

پھر اوسکو دودہ کے اندر تو ملوا
عوض دانے کے اوسکو ہی کھلانا

ملا کر اوسمین بھر چار دی مٹھائی
جو تھوڑی ہو تو اتنا کام کیجو

چند شعر در خاتمہ کتاب گوید

کیا اون سبکو نظم اپنے بمقدور
تو دریا کو کیا کوزے مین ہے بند
رہے تعداد بھی تجھکو یہ معلوم
کہا تھا مینے اس نسخے کو جسدن
ہزار اسکی ہین پوری شیر بھائی

کیا پھر مختصر اوسکو بشدت
وہ نسخے تھے جو میرے آزمائے
اگر پوچھے کوئی ہجری تھی کیا بر
فرسنامہ یہ پہونچا جب با تمام
تجھے گنتی بھی ہے کہہ سنائی

تو کر تو کھیر دینے کی یہ تدبیر
دو بار آنچ پر رکھہ میری بھائی
کہ بس اوسکو فقط پانی مین دیجو
تو جتنا پاوے موقع اوتنی دیجیو
کہ تا ہو لکھنے پڑہنے مین نہ دقت
سو مینے تجھکو سب وہ کہہ سنائی
تو کہہ تھے اک ہزار و دو سو اور دس
فراست نامۂ رنگین رکھا نام

تمت

خدا کے کریم کا شکر کہ اندنون سعادت یار خان رنگین کا فرسنامہ ماہ جنوری ۱۸۸۲ء کو
مطبع جناب منشی نولکشور صاحب مقام کانپور مین
اہتمام سے لالہ بشیشر دیال صاحب
منصرم مطبع کے چھپا
فقط

For the Blacker Library
See 3rd page of cover

AUTHORS' CLUB,
2, WHITEHALL COURT,
LONDON, ENGLAND.

Acc. No.
Class Mk.
Pub.
Date Rec'd. Oct. 10, 1927
Agent
Invoice Date
Fund
Notify
Send to
Presented C. A. Wood.
Exchange
BINDING
Material
Binder
Invoice Date
Cost
McGILL UNIVERSITY LIBRARY
ROUTINE SLIP